ATLAS LAW FIRM
EXPERIENCE. DEDICATION. RESULTS.
• PERSONAL INJURY
• CRIMINAL DEFENSE
• FAMILY LAW
• BUSINESS LAW
9885106759 | www.AtlasLawFirm.com

روزنامہ
وفادارِ ہندوستان
حیدرآباد
HINDUSTAN URDU DAILY
Hyderabad - TG
Editor In Chief : M.M. Ali Khan
R. N. I. No. 62210/95

ATLAS
BUILDERS & DEVELOPERS
RESIDENTIAL • COMMERCIAL • APARTMENTS • VILLAS
QUALITY CONSTRUCTION | RELIABLE SERVICE
8686341694 | www.AtlasBuilders.com

Monday 23 November 2026 | صفحات (08) | قیمت (1: روپے) | ۱۴۴۷ھ | 23 نومبر 2026 | شمارہ (289) | جلد (2)

نگر تھانہ کا دورہ کرنے والے ڈی آئی جی نے پولیس اہلکاروں کے مسائل سنے

پریڈ کی سلامی لیتے ہوئے رہائشی عمارت اور تھانے کے انتظامات کا لیا جائزہ



سمستی پور 21 نومبر(فیروز عالم) سمستی پور ورجھنگہ رینج کے ڈی آئی جی منوج کمار تیواری نے منیجر کو سمستی پور نئی پولیس اسٹیشن کا معائنہ کیا معائنہ کے دوران انہوں نے امن و امان کی صورتحال، پولیس افسران اور اہلکاروں کے لیے رہائش، رہائشی عمارتوں اور دیگر بنیادی سہولیات کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ معائنہ کے دوران سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اروند پرتاپ سنگھ بھی موجود تھے۔ ڈی آئی جی نے نئی پولیس اسٹیشن کے احاطے میں پولیس فورس کی جانب سے منعقدہ پریڈ کو سلامی دے کر معائنہ کا آغاز کیا۔ اس کے بعد انہوں نے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اروند پرتاپ سنگھ اور سٹی پولیس اسٹیشن کے سربراہ ابھیجیت کمار کے ساتھ پولیس اسٹیشن کے احاطے کا دورہ کیا۔ انہوں نے پولیس افسران اور اہلکاروں کے لیے دستیاب رہائشی عمارتوں کی حالت، صفائی، پینے کے پانی، بیت الخلاء اور دیگر ضروری سہولیات کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے پولیس اسٹیشن میں دستیاب وسائل اور پولیس اہلکاروں کو کام کے دوران درپیش مشکلات کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ معائنہ کے بعد ڈی آئی جی منوج کمار تیواری نے بتایا کہ نگر پولیس اسٹیشن کا باقاعدگی سے معائنہ کیا جاتا تھا۔ معائنہ کے دوران پولیس اسٹیشن کے انتظامات کے ساتھ ساتھ پولیس افسران اور اہلکاروں کی کارکردگی کا بھی بغور مشاہدہ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ پولیسنگ کو بہتر بنانے کے مقصد سے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا پولیس اسٹیشن کے علاقے میں امن و امان برقرار رکھنے، عوامی شکایات کا فوری جواب دینے اور پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے حوالے سے بھی معلومات اکٹھی کی گئیں۔ ڈی آئی جی نے بتایا کہ معائنہ کے دوران پولیس افسران سے براہ راست بات چیت کر کے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی گئی۔ افسران نے اپنے کام کے ماحول اور رہائش سے متعلق مسائل کو اٹھایا۔ ان مسائل کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے تیواری نے جلد از جلد حل کی کوشش کرنے کا عہد کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پولیس اہلکاروں کو بہتر سہولیات فراہم کرنا موثر پولیسنگ کا ایک اہم حصہ ہے۔ جب پولیس افسران اور اہلکاروں کے پاس ضروری وسائل اور بہتر کام کرنے کا ماحول ہوگا تب ہی وہ اپنے فرائض زیادہ موثر طریقے سے سرانجام دے سکیں گے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ نگر تھانہ علاقے میں پولیسنگ کے دوران درپیش چیلنجز اور مقامی سطح پر موجود مسائل کا جائزہ لیا گیا۔ اس بارے میں بھی تفصیلی معلومات اکٹھی کی گئی ہیں کہ کن سیکٹرز میں بہتری کی ضرورت ہے اور پولیس کی استعداد کار بڑھانے کے لیے کون سے اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔ ڈی آئی جی نے واضح کیا کہ انسپکشن کا بنیادی مقصد صرف کوتاہیوں کو دیکھنا نہیں بلکہ مسائل کی نشاندہی کر کے انہیں حل کرنا اور پولیس کے نظام کو مضبوط بنانا ہے۔ اس کے لیے متعلقہ افسران کے ساتھ تال میل قائم کر کے ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ نئی پولیس اسٹیشن کے نظام کو بہتر بنانے اور پولیس اہلکاروں کی استعداد کار بڑھانے کے لیے اس معائنہ کو اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بحیثیت مجموعی طور پر تھانہ نئی کا ورکنگ سسٹم تسلی بخش ہے! معائنہ کے دوران اسٹیشن کی ایڈمنسٹریشن ہاؤس آفیسر پوجا کماری کے علاوہ دیگر پولیس افسران اور دیگر پولیس اہلکار موجود تھے۔

نتیش سیتو شمالی اور جنوبی بہار کے درمیان ترقی کی نئی لائف لائن ثابت ہوگا: امیش سنگھ کشواہا



پٹنہ۔ 21 نومبر۔ جناوَل (بیورو) کے ریاستی صدر جناب امیش سنگھ کشواہا نے نتیش سیتو کے اعزازی وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے ذریعہ ویشالی کی تاریخی سرزمین سے افتتاح پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے بہار کی ترقی میں ایک اہم کامیابی قرار دیا۔ انہوں نے اس موقع پر تمام بہاریوں کو اپنی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ پل ریاست کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں ایک نئے باب کا اضافہ کرے گا۔ ایک بیان میں مسٹر کشواہا نے کہا کہ نتیش سیتو محترم جناب نتیش کمار کی دوراندیشانہ سوچ، مضبوط ارادہ اور بہار کی ترقی کے لیے اٹل عزم کا نتیجہ ہے۔ اس مہتواکانکشی پروجیکٹ کو نافذ کر کے، اس نے نہ صرف شمالی اور جنوبی بہار کے درمیان نقل و حمل کی سہولت فراہم کی ہے بلکہ دونوں خطوں کی تجارتی اور اقتصادی سرگرمیوں کو بھی نئی تحریک دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے کسانوں کو اپنی پیداوار کو بڑی منڈیوں تک پہنچانے میں سہولت ملے گی، تاجروں کو اپنے کاروبار کو بڑھانے کے نئے مواقع میسر ہوں گے، اور نوجوانوں کے لیے روزگار اور خود روزگار کے مواقع بڑھیں گے۔ سڑک کے وقت اور نقل و حمل کے اخراجات میں کمی سے عام لوگوں کے ساتھ ساتھ زراعت، تجارت اور صنعت کو بھی اہم فوائد حاصل ہوں گے۔ مسٹر کشواہا نے 34,000 کروڑ مالیت کے مختلف ترقیاتی پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھنے اور افتتاح کرنے کے لئے وزیر اعظم جناب نریندر مودی کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ عزت مآب وزیر اعلیٰ جناب سمرت چودھری کی قیادت میں این ڈی اے حکومت ترقی اور گڈ گورننس کے اس نئے راستے پر گامزن ہے۔ جس کو عزت مآب جناب نتیش کمار نے 2005 میں پورے عزم کے ساتھ بہار میں طے کیا تھا۔ مرکز اور ریاست کے درمیان بہتر تال میل اور ڈبل انجن والی حکومت کی مشترکہ کوششوں سے بہار مسلسل ترقی کی نئی جہتیں طے کر رہا ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی کے دورہ بہار کے دوران سمستی پور ضلع کو ترقیاتی پروجیکٹوں کا تحفہ ملا

سمستی پور 21 نومبر۔ سمستی پور۔ حکومت ہند کے وزیر اعظم نریندر مودی کے دورہ بہار کے موقع پر ویشالی میں منعقدہ ایک بڑے جلسہ عام کے دوران بہار کے لیے مختلف ترقیاتی اسکیموں اور پروجیکٹوں کو پیش کیا گیا۔ اس موقع پر سمستی پور ضلع کو بھی ایک اہم ترقی کا تحفہ ملا۔ بنیادی ڈھانچے، پینے کے پانی، بجلی، تعلیم، صحت، کھیل، مزدوری اور شہری رہائش کے شعبوں میں ضلع میں کل 502.77 کروڑ روپے کی آٹھ اہم اسکیمیں اور پروجیکٹ شامل کیے گئے ہیں۔ ان اسکیموں کے نفاذ سے سمستی پور ضلع میں بنیادی ڈھانچے کو وسعت ملے گی اور عام لوگوں کو بہتر شہری سہولیات فراہم کرنے کی سمت میں نمایاں پیش رفت ہوگی۔ سمستی پور ضلع کو موصول ہونے والی بڑی اسکیموں اور پروجیکٹوں میں شامل ہیں: سمستی پور واٹر سپلائی پروجیکٹ، فیز- 1 - 228.45 کروڑ کی لاگت سے پانی کی فراہمی کے پروجیکٹ کے ذریعے پینے کے پانی کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کی طرف ایک اہم پہل۔ ضلع سطح کی جوائنٹ لیبر آفس بلڈنگ (G+1) سمستی پور کروڑ کی لاگت سے محکمہ محنت کے دفتر کی عمارت کی تعمیر ہائر سیکنڈری اور اپ گریڈ شدہ ہائر سیکنڈری اسکول کی عمارتوں کی تعمیر کروڑ کی لاگت سے کل چار اسکولوں کی عمارتوں کی تعمیر۔ آر ایس بی 10.31 کروڑ روپے کی لاگت سے انٹر اسکول موہی پور ماگھرا میں اسپورٹس ہال کم جمنازیم کی عمارت کی تعمیر۔ پردھان منتری آواس یوجنا (شہری) (کے تحت 326 استفادہ کنندگان کا گریہ پرویش کروڑ کی رقم کے ساتھ، اس طرح بہت سے خاندانوں کے اپنے پکے مکان کا خواب پورا ہو رہا ہے۔ کے وی پاور سب سٹیشنوں کی تعمیر کروڑ کی لاگت سے کل چار پاور سب سٹیشنوں کی تعمیر۔ ایل آر پراجیکٹ پلان کے تحت زونز کو مضبوط کرنا کروڑ کی لاگت سے زون کو مضبوط بنانے کا کام۔ صحت اور تحدر تی کے مرکز کی تعمیر کروڑ روپے کی لاگت سے اجیار پور اور گلیان پور میں دو صحت اور تحدر تی مراکز کی تعمیر۔ ان تمام اسکیموں کے لیے کل 502.77 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی اور ریاستی حکومتیں بہار کی ہمہ جہت ترقی کو ترجیح دے رہی ہیں اور بنیادی ڈھانچے اور عوامی بہبود کی اسکیموں کو تیز کر رہی ہیں۔ منظور شدہ اور سمستی پور ضلع میں شامل یہ پروجیکٹ ضلع کی ترقی کو ایک نئی سمت دینے کے ساتھ ساتھ عام شہریوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے میں اہم رول ادا کریں گے۔

مظفر پور پر وزیر اعظم مودی کی 541 کروڑ روپے کی ترقیاتی بارش

سات بڑے منصوبوں سے بدلے گی ضلع کی تصویر، پتاہی ہوائی اڈے کی تعمیر نو کا بجے گا بگل

مظفر پور 21 نومبر۔ (نزہت جہاں) وزیر اعظم نریندر مودی کے دورۂ بہار کے موقع پر مظفر پور ضلع کو ترقیاتی منصوبوں کی بڑی سوغات ملی۔ 21 نومبر 2026 کو وزیر اعظم ضلع کے لیے مجموعی طور پر 541 کروڑ 12 لاکھ 46 ہزار روپے کی تخمینہ کے سات اہم منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ ان منصوبوں کو مظفر پور کی ترقی کے لیے ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ ان سات منصوبوں میں 482 کروڑ 25 لاکھ 46 ہزار روپے کی تخمینہ سے مکمل چھ منصوبوں کا افتتاح ہوا، جبکہ 58 کروڑ 87 لاکھ روپے کی تخمینہ سے پتاہی ہوائی اڈے کی ازسر نو تعمیر و ترقی کے منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا گیا جائے گا۔ ان منصوبوں میں سب سے بڑی رقم آبی وسائل کے محکمے کی تین اسکیموں پر خرچ کی گئی ہے۔ ترہوت مرکزی نہر کی بحالی، پختہ سطح بندی اور دائیں جانب کے نہری سروس روڈ کو پختہ بنانے پر مجموعی طور پر 467 کروڑ 63 لاکھ 86 ہزار روپے خرچ کیے گئے ہیں۔ پہلی اسکیم کے تحت ترہوت مرکزی نہر کے وڈو 00.538 سے وڈو 50.839 تک دائیں نہر کے سروس روڈ کو پختہ کیا گیا ہے، جس پر 205 کروڑ 80 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ دوسری اسکیم میں وڈو 35.704 (کلومیٹر 68.214) سے وڈو 00.732 (کلومیٹر 11.223) تک نہر کی بحالی اور پختہ سطح بندی کا کام 81 کروڑ 2 لاکھ 86 ہزار روپے کی تخمینہ سے مکمل کیا گیا ہے۔ جبکہ تیسری اسکیم کے تحت کلومیٹر 11.223 سے 85.240 تک نہر کی بحالی اور پختہ سطح بندی پر 180 کروڑ 81 لاکھ روپے خرچ کیے گئے ہیں۔ ان منصوبوں سے آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے اور کسانوں کو سہولت پہنچانے کی توقع ظاہر کی جا رہی ہے۔ ان منصوبوں سے آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے اور کسانوں کو سہولت پہنچانے کی توقع اگلے طبقے کی طالبات کے لیے بھی بڑی خوشخبری ہے۔ کوایا انچیر پور، کاٹی میں 8 کروڑ 6 لاکھ 10 ہزار روپے کی تخمینہ سے 100 بستروں پر مشتمل رہائشی ہاسٹل تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کا افتتاح ہونے سے طالبات کو رہائش کی سہولت ملے گی اور اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مدد ملے گی۔ ہوائی اڈے کی ازسر نو ترقیاتی منصوبے پر مرکوز ہے۔ شہری ہوا بازی کے محکمے کی جانب سے 58 کروڑ 87 لاکھ روپے کی لاگت سے اس ہوائی اڈے کی تعمیر نو اور ترقی کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اس کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ اس منصوبے کو مظفر پور اور شمالی بہار کے لیے فضائی رابطے کے امکانات بڑھانے کی سمت ایک اہم قدم سمجھا جا رہا ہے۔ مستقبل میں اس سے تجارت، سفر اور علاقائی معاشی سرگرمیوں کو نئی رفتار ملنے کی امید ہے۔ سات منصوبے، 541 کروڑ کی سرمایہ کاری اور ترقی کے کئی نئے امکانات!!! وزیر اعظم کی جانب سے ان منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد مظفر پور کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کی سمت ایک بڑی پیش رفت ہے۔

مونگیر میں شادی سے لوٹ رہی باراتیوں کی گاڑی حادثے کا شکار

مونگیر، 21 نومبر (وس)۔ بہار کے مونگیر ضلع میں شادی تقریب سے گھر واپس لوٹ رہے باراتیوں کے ساتھ دردناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ مونگیر-مرزہ چوک فورلین پر قمر گنج کے قریب ہفتہ کی علی الصبح تقریباً چار بجے باراتیوں سے بھری ایک گاڑی بے قابو ہو کر سڑک کنارے گڑھے میں پلٹ گئی۔ اس حادثے میں آٹھ افراد زخمی ہو گئے، جن میں چار کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ تمام زخمیوں کو مقامی لوگوں کی مدد سے فوری طور پر صدر اسپتال پہنچایا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق ضیا سرائے تھانہ علاقے کے فرداگاؤں سے بارات سلطان گنج کے ممن پور گئی تھی۔ شادی تقریب مکمل ہونے کے بعد تمام باراتی گاڑی سے اپنے گاؤں واپس لوٹ رہے تھے۔ اسی دوران قمر گنج کے قریب ڈرائیور کو اچانک نیند کی جھپکی آ گئی، جس کے باعث گاڑی سے اس کا کنٹرول ختم ہو گیا اور گاڑی سڑک کنارے گہرے گڑھے میں پلٹ گئی۔ حادثے کے بعد گاڑی میں سوار افراد کے درمیان چیخ پکار مچ گئی۔ آواز سن کر آس پاس کے لوگ موقع پر پہنچے اور گاڑی میں پھنسے زخمیوں کو باہر نکالنے کے بعد اسپتال پہنچانے میں مدد جٹائی۔ فرداگاؤں کے کمیل رائے کے بیٹے امن کمار (26)، گریا دیوی کے بیٹے اونائش کمار (25)، بابلی یادو کے بیٹے اتوک یادو (45)، دیا کمار رائے کے بیٹے بابل کمار (24)، دنیل رائے کے بیٹے شیم کمار (22)، لطیف کمار کے بیٹے آدیہ کمار (15) اور نارام قمر قلعہ علاقے کے گرمی رام پور کے رہنے والے لوین چودھری کے بیٹے ناش کمار (15) سمیت کل آٹھ افراد زخمی ہوئے صدر اسپتال میں تمام زخمیوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔

سیتامڑھی کی ترقی کو ملی نئی رفتار

وزیر اعظم مودی نے ترقیاتی منصوبوں کا دیا تحفہ



سیتامڑھی، 21 نومبر: (مظفر عالم) وزیر اعظم نریندر مودی کی ویشالی آمد کے موقع پر سیتامڑھی ضلع کو 63,211 کروڑ روپے کی لاگت سے تیار ہونے والے اور مجوزہ 10 ترقیاتی منصوبوں کا بڑا تحفہ ملا ہے۔ وزیر اعظم کی جانب سے ویشالی سے ان منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے اور افتتاح کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ یہ پروگرام ویشالی میں منعقد ہو رہا ہے، لیکن ان منصوبوں سے براہ راست سیتامڑھی ضلع کے عوام کو فائدہ پہنچے گا۔ ان منصوبوں میں پینے کے صاف پانی، تعلیم، صحت اور بجلی کے شعبوں سے متعلق اہم اسکیمیں شامل ہیں۔ ان تمام منصوبوں میں سب سے بڑی اسکیم سیتامڑھی آبی فراہمی منصوبہ ہے، جس پر 13,197 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ اس منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ اس کے تحت سیتامڑھی میونسپل کارپوریشن کے تمام 46 وارڈوں میں تقریباً 599,18 خاندانوں کو پائپ لائن کے ذریعے 24 گھنٹے صاف اور محفوظ پینے کا پانی فراہم کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل سے عوام کو صاف پانی دستیاب ہوگا اور پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں کمی آنے کی امید ہے۔ تعلیمی شعبے میں ڈمرا بلاک کی گرام پنچایت راج ضیاری میں 38.2 کروڑ روپے کی تخمینہ سے تعمیر شدہ پلس ٹو ہائر سیکنڈری اسکول کی عمارت کا افتتاح کیا گیا ہے۔ اس سے آس پاس کے طلبہ کو اپنے گھر کے قریب ہی گیارہویں اور بارہویں جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کی سہولت ملے گی۔ بالخصوص طالبات کو اس کا فائدہ پہنچے گا اور تعلیم ادھوری چھوڑنے والے طلبہ کی تعداد میں کمی آنے کی توقع ہے۔ ضلع میں صحت کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لیے بھی کئی اہم منصوبے شامل کیے گئے ہیں۔ بہار میڈیکل سروسز اینڈ انفراسٹرکچر کارپوریشن لمیٹڈ کے ذریعے 75.5 کروڑ روپے کی لاگت سے کمیونٹی ہیلتھ سینٹر (سی ایچ سی)، ڈمرا اور 80.1 کروڑ روپے کی لاگت سے ایڈیشنل پرائمری ہیلتھ سینٹر (اے پی ایچ سی)، مہواڑا، بلاک ستھنا بانی تعمیر کرائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ 43-43 لاکھ روپے کی تخمینہ سے پانچ پہلے سے تیار شدہ صحت ذیلی مراکز بھی تعمیر کیے گئے ہیں۔ ان میں سرسند بلاک کے سوندی، مروکی اور پوپری، چورو ت بلاک کے بلسا اور پریہار بلاک کے پپر اخورد شامل ہیں۔ ان مراکز کے فعال ہونے پر دیہی اور محروم علاقوں کے لوگوں کو اپنے گھروں کے قریب ابتدائی طبی امداد، زچگی سے متعلق خدمات اور صحت کی جانچ کی سہولت میسر آئے گی۔ اس سے بڑے اسپتالوں پر مریضوں کا دباؤ بھی کم ہونے کی امید ہے۔ بجلی کے شعبے میں رونی سیدپور واقع 132 / 33 کے وی بجلی ذیلی مرکز سے 33 کے وی کی دو نئی بجلی لائنوں کی تعمیر 42.2 کروڑ روپے کی تخمینہ سے مکمل کی گئی ہے۔ یہ لائنیں موجودہ پی ایس ایس اور نئے تعمیر شدہ پی ایس ایس گووند پٹوجھیا کو آپس میں جوڑیں گی۔ اس سے تقریباً 40 ہزار بجلی صارفین کو فائدہ پہنچے گا اور بجلی کی فراہمی کا نظام مزید مضبوط ہوگا۔ ان تمام ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل سے سیتامڑھی ضلع میں بنیادی سہولیات کا دائرہ وسیع ہوگا۔ عوام کو صاف پینے کا پانی، بہتر تعلیمی سہولیات، قریب میں علاج معالجے کی سہولت اور بجلی کی بہتر فراہمی میسر آئے گی۔

ہر پنچایت میں روزانہ صفائی اور کچڑا اٹھانے کی ہدایت

سیتامڑھی 21 نومبر۔ (مظفر عالم) ناپور بلاک علاقے میں صفائی کے نظام کو مزید بہتر اور موثر بنانے کے مقصد سے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر (بی ڈی او) ناپور کی صدارت میں ایک اہم جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں لوہیا سوچھ بھارا بھیان کے بلاک کوآرڈینیٹر، تمام پنچایتوں کے صفائی نگران، پنچایت سکریٹری اور پنچایت ایگزیکٹیو اسسٹنٹ نے شرکت کی۔ میٹنگ میں بلاک کی تمام پنچایتوں کو صاف ستھرا، خوبصورت اور منظم بنانے کے لیے روزانہ صفائی اور کچرے کے بہتر انتظام پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ بی ڈی او نے تمام سرکاری عمارتوں، اہم چوک چوراہوں اور عوامی ہاٹ بازاروں میں روزانہ صفائی کرانے اور کچرے کی باقاعدہ اٹھائی یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ اس کے ساتھ ہی تمام پنچایتوں کے ہر وارڈ میں صفائی ملازمین کی باقاعدہ حاضری لازمی قرار دی گئی۔ بی ڈی او نے کہا کہ صفائی محض ایک مہم نہیں، بلکہ اسے روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بنانا ضروری ہے۔ اس کے لیے تمام متعلقہ ملازمین اپنے اپنے پنچایت علاقوں میں صفائی کے کاموں کو باقاعدگی سے انجام دیں اور اس کی نگرانی بھی کریں۔ صفائی نظام کی مؤثر نگرانی کے لیے پنچایت ایگزیکٹیو اسسٹنٹس اور وکاس مترووں کو بھی خصوصی ذمہ داری سونپی گئی۔ انہیں ہدایت دی گئی کہ پنچایت علاقے میں کہیں بھی کچرا جمع نظر آنے پر متعلقہ مقام کی تصویر کے ساتھ فوری طور پر بلاک دفتر کو اطلاع دیں، تاکہ بلا تاخیر صفائی کرائی جا سکے۔ میٹنگ میں صفائی کے تئیں افرادی ذمہ داری اور اجتماعی تعاون پر بھی زور دیا گیا۔ اس سلسلے میں ہدایت دی گئی کہ بلاک دفتر اور پنچایت سطح پر کام کرنے والے ناپور بلاک کے مقامی ملازمین بھی مقررہ یوزر چارج ادا کر کے صفائی نظام کو بہتر بنانے میں اپنا تعاون یقینی بنائیں۔ بی ڈی او نے تمام افسران اور ملازمین سے اپنی ذمہ داریوں کو سنجیدگی اور مستعدی کے ساتھ انجام دینے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ صاف ستھرے ناپور کی تعمیر صرف انتظامی کوششوں سے ممکن نہیں، بلکہ اس کے لیے اجتماعی ذمہ داری۔



بنگلہ دیش کی معاشی کامیابی تباہی کے دھانے پر، بینکاری نظام شدید بحران کا شکار



ڈھاکہ۔ 21/نومبر۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش کی کئی دہائیوں پر محیط معاشی ترقی اب شدید خطرات سے دوچار ہے۔ ملک کا بینکاری نظام دیوالیہ ہونے کے قریب پہنچ چکا ہے، جبکہ بدعنوانی، سیاسی سرپرستی میں دیے گئے قرضوں اور کمزور معاشی پالیسیوں نے معیشت کی بنیادیں ہلا دی ہیں۔ بنگلہ دیش کے بینکوں کے تقریباً 33 فیصد قرضے ناقابل وصول ہو چکے ہیں، جبکہ بھارت میں یہ شرح صرف 7.1 فیصد اور پاکستان میں 5 فیصد ہے۔ ملک کے بینکاری شعبے میں سرمائے اور خطرے کے تناسب کی شرح منفی 8.3 فیصد تک گر گئی ہے، جو مالیاتی نظام کی سنگین کمزوری ظاہر کرتی ہے۔ سابق وزیراعظم شیخ حسینہ کے 15 سالہ دور اقتدار میں سیاسی اثر و رسوخ رکھنے والے کاروباری گروہوں کو بڑے پیمانے پر قرضے دیے گئے، جن میں سے بھاری رقوم واپس نہیں ہو سکیں۔ بعض بینکوں سے منسلک بااثر کاروباری شخصیات ملک چھوڑ چکی ہیں، جبکہ متعدد کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں۔ بحران کے باعث فی شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں اضافہ 2025 کے تقریباً 10 فیصد سے گھٹ کر 2026 میں صرف 5.4 فیصد رہ گیا ہے، جو گزشتہ 33 برسوں کی کم ترین سطح ہے۔ معاشی ترقی کی شرح بھی محض 3. 7 فیصد رہنے کا تخمینہ ہے۔ ملک میں توانائی کی قلت، گارمنٹس صنعت میں ہڑتالوں اور بڑھتی مہنگائی نے صورتحال مزید خراب کر دی ہے۔ غربت کی شرح مسلسل تیسرے سال بڑھنے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

بنگلہ دیش کے مرکزی بینک نے مالیاتی نظام کو سہارا دینے کے لیے 2.6 ارب ڈالر فراہم کیے ہیں، تاہم بینکوں کو مستحکم کرنے کے لیے مجموعی قومی پیداوار کے تقریباً 10 فیصد کے برابر اضافی سرمایہ درکار ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب حکومت کی ٹیکس آمدنی جی ڈی پی کے محض 7 فیصد کے برابر ہے، جبکہ مالیاتی خسارہ 3، 3 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔ اس صورتحال نے حکومت کی معاشی اصلاحات نافذ کرنے کی صلاحیت محدود کر دی ہے۔ نئی حکومت کی جانب سے قرضوں کی تنظیم نو اور شرح سود پر پابندیوں جیسے اقدامات نے بھی بینکاری اصلاحات کے مستقبل پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ بنگلہ دیش، جسے کبھی جنوبی ایشیا کی تیزی سے ترقی کرتی ہوئی معیشتوں میں شمار کیا جاتا تھا، اب ایسے بحران کا سامنا کر رہا ہے جو اس کی گزشتہ کئی دہائیوں کی معاشی کامیابیوں کو شدید نقصان پہنچا سکتا ہے۔

پاکستان کا آبی بحران بھارت نہیں بلکہ اپنی بدانتظامی کا نتیجہ

اسلام آباد۔ 21/نومبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں پانی کے بڑھتے ہوئے بحران کا ذمہ دار بھارت کو ٹھہرانے کے حکومتی دعووں کے برعکس خود پاکستانی ماہرین نے انکشاف کیا ہے کہ ملک میں پانی کی قلت کی اصل وجوہات دہائیوں کی بدانتظامی، ناقص آبپاشی نظام، پانی کا بے تحاشا ضیاع اور صوبوں کے درمیان تنازعات ہیں۔ پاکستانی ماہرین، سابق وزرا اور آبی وسائل کے ماہرین کے 25 مضامین کے جائزے سے سامنے آیا ہے کہ پاکستان کا آبی بحران بھارت کی جانب سے سندھ طاس معاہدے کو معطل رکھنے کے فیصلے سے بہت پہلے شروع ہو چکا تھا۔ اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کے میٹھے پانی کا 90 فیصد سے زیادہ حصہ زراعت میں استعمال ہوتا ہے، لیکن آبپاشی کے نظام کی کارکردگی 40 فیصد سے بھی کم ہے۔ نہروں سے چھوڑے جانے والے پانی کا تقریباً نصف حصہ کھیتوں تک پہنچنے سے پہلے ہی ضائع ہو جاتا ہے۔ پاکستان کے سابق صوبائی وزیر آبپاشی محسن لغاری نے نشاندہی کی ہے کہ ملک میں جنوری 2018 سے مستقل انڈس واٹر کمشنر تعینات نہیں کیا گیا، جبکہ قومی آبی کونسل کا اجلاس بھی اکتوبر 2018 کے بعد نہیں ہوا۔ پاکستانی ماہرین کے مطابق چاول، گندم، گنا اور کپاس کی فصلیں ملک کے 80 فیصد سے زیادہ پانی کو استعمال کرتی ہیں، حالانکہ مجموعی قومی پیداوار میں ان کا حصہ محض پانچ فیصد ہے۔ دوسری جانب پنجاب اور سندھ کے درمیان پانی کی تقسیم پر شدید اختلافات موجود ہیں۔ جون 2026 کے اعداد و شمار کے مطابق سندھ میں کوٹری بیراج کے نیچے پانی کا بہاؤ صفر ریکارڈ کیا گیا، جبکہ بالائی علاقوں میں پانی ذخیرہ کرنے اور نہروں کے ذریعے اس کی منتقلی کا سلسلہ جاری تھا۔ پاکستانی ماہر آبیات ڈاکٹر حسن عباس نے بھی اس مؤقف کو چیلنج کیا ہے کہ پاکستان میں پانی کی قدرتی کمی ہے۔ ان کے مطابق ملک کی سالانہ ضروریات 77 ملین ایکڑ فٹ سے کم ہیں، جبکہ دریاؤں میں تقریباً 145 ملین ایکڑ فٹ پانی آتا ہے۔ سابق پاکستانی فضائی افسر ایس ایم حامی نے بھی ملکی بدانتظامی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ بھارت نے پاکستان کو سیلابی علاقوں میں تعمیرات کرنے، ڈیم نہ بنانے یا جنگلات تباہ کرنے کا مشورہ نہیں دیا تھا، یہ سب پاکستان کے اپنے فیصلے تھے۔ پاکستان کے سابق عالمی بینک مشیر عابد حسن بھی بھارت کو آبی بحران کا ذمہ دار ٹھہرانے کو اندرونی ناکامیوں سے توجہ ہٹانے کا آسان بہانہ قرار دے چکے ہیں۔ اگرچہ بعض پاکستانی ماہرین نے سندھ طاس معاہدے سے متعلق بھارت کے فیصلے پر تنقید کی ہے، تاہم ان کا کہنا ہے کہ اس سے پاکستان کے کئی دہائیوں پرانے انتظامی مسائل کی وضاحت نہیں ہوتی۔ ان انکشافات نے اسلام آباد کے اس بیانیے پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں جس میں پاکستان اپنے آبی بحران کا ذمہ دار بھارت کو قرار دیتا رہا ہے، جبکہ خود پاکستانی ماہرین پانی کے ضیاع، ناقص حکمرانی اور اندرونی تنازعات کو بحران کی بنیادی وجوہات قرار دے رہے ہیں۔

چین کے آبی منصوبوں سے زیریں ممالک کو خطرات، مشترکہ حکمت عملی اختیار کرنے پر زور

بیجنگ۔ 21/نومبر۔ ایم این این۔ چین کی جانب سے سرحد پار بہنے والے دریاؤں پر بڑے ڈیموں اور پن بجلی منصوبوں کی تعمیر نے ایشیا کے زیریں علاقوں میں واقع ممالک کے لیے پانی کی سلامتی، زرعی پیداوار اور ماحولیاتی تحفظ سے متعلق خدشات پیدا کر دیے ہیں۔ چین سے نکلنے والے اہم دریا بھارت، بنگلہ دیش اور جنوب مشرقی ایشیا کے متعدد ممالک کے لیے پانی کا بنیادی ذریعہ ہیں۔ ان دریاؤں کے بالائی حصوں میں تعمیر ہونے والے ڈیم پانی کے قدرتی بہاؤ، موسمی تقسیم اور دریائی ماحولیاتی نظام پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ بالخصوص دریائے برہم پتر، جسے چین میں یارلونگ سانگپو کہا جاتا ہے، پر بڑے پن بجلی منصوبوں کے حوالے سے بھارت اور بنگلہ دیش میں تشویش پائی جاتی ہے۔ ان ممالک کے لیے پانی کی دستیابی، سیلاب کی پیشگی اطلاع اور خشک موسم میں دریائی بہاؤ اہم انتظامی امور ہیں۔ چین نے جولائی 2025 میں تبت کے میڈوگ علاقے میں دنیا کے سب سے بڑے پن بجلی منصوبے کی تعمیر شروع کی تھی۔ تقریباً 167 ارب ڈالر کی لاگت والے اس منصوبے کی پیداواری صلاحیت 60 ہزار میگاواٹ بتائی گئی ہے۔ یہ ڈیم بھارتی سرحد سے تقریباً 40 کلومیٹر دور زلزلوں کے خطرے والے علاقے میں تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اروناچل پردیش کے وزیراعلیٰ پیما کھانڈو نے اس منصوبے کو ممکنہ طور پر خطرناک قرار دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اچانک پانی چھوڑے جانے کی صورت میں اروناچل پردیش اور آسام کے لاکھوں باشندے متاثر ہو سکتے ہیں۔ تبت سے نکلنے والے دس بڑے دریائی نظام جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا میں تقریباً ایک ارب 80 کروڑ افراد کی زندگی اور معاش سے وابستہ ہیں۔ چین کی جانب سے پانی کے بہاؤ سے متعلق معلومات کی محدود فراہمی بھی بڑی مماک کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ بھارت نے اس معاملے پر مسلسل اپنے تحفظات ظاہر کیے ہیں اور چین سے شفاف معلومات، سیلاب سے متعلق پیشگی انتباہ اور سرحد پار دریاؤں کے انتظام پر مؤثر تعاون کا مطالبہ کیا ہے۔ چین کا مؤقف ہے کہ اس کے آبی منصوبے زیریں ممالک کے مفادات کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ سیلاب سے بچاؤ اور موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے نمٹنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ تاہم بھارت، بنگلہ دیش، ویتنام اور دیگر متاثرہ ممالک کے درمیان مشترکہ حکمت عملی اور معلومات کے تبادلے کا مضبوط نظام قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا جا رہا ہے، تاکہ چین کے بالائی آبی منصوبوں سے پیدا ہونے والے ممکنہ خطرات کا اجتماعی طور پر مقابلہ کیا جا سکے۔

امریکی قانون سازوں نے افغان شہریوں کو ملک بدری سے تحفظ فراہم کرنے کی بحالی کی حمایت کی

واشنگٹن ڈی سی۔ 21/نومبر۔ ایم این این۔ امریکی ایوانِ نمائندگان کے 144 ارکان نے ایک اپیل درخواست (پٹیشن) پر دستخط کیے ہیں جس کا مقصد ایک ایسے قانون پر ووٹنگ کروانا ہے، جو اہل افغان شہریوں کے لیے عارضی تحفظ کی حیثیت کو بحال کرے گا اور انہیں ملک بدری سے محفوظ رکھے گا۔ کولوراڈو سے تعلق رکھنے والے ڈیموکریٹک رکن کانگریس جیسن کرو کی جانب سے 9 نومبر کو دائر کی گئی اس درخواست کا مقصد افغانستان ٹی پی ایس ایکٹ کو ایوان میں ووٹنگ کے مرحلے تک پہنچانا ہے۔ اس کے لیے کل 218 دستخطوں کی ضرورت ہے، جس کا مطلب ہے کہ اس ہدف تک پہنچنے کے لیے مزید 74 قانون سازوں کی حمایت درکار ہے۔ اس درخواست کو دونوں بڑی سیاسی جماعتوں کے قانون سازوں کی حمایت حاصل ہوئی ہے۔ ورمونٹ سے تعلق رکھنے والی ڈیموکریٹک رکن کانگریس، پیولیٹس نے بھی اس پر دستخط کیے ہیں۔ 19 نومبر کو، انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ امریکی ریاستوں میں، اپنی کل آبادی کے تناسب سے ورمونٹ میں افغان مہاجرین کی سب سے بڑی تعداد آباد ہے۔ انہوں نے افغان اتحادیوں کی حمایت کرنے پر فخر کا اظہار بھی کیا۔ افغانستان ٹی پی ایس ایکٹ 2026 کے عنوان سے یہ مجوزہ قانون سازی 23 جولائی کو محسن کرو نے پیش کی تھی۔ اس میں سم لیکارڈو، ماریا الیویرا سالازار، ژان شکان اور ولیم کیلنگ سمیت دونوں بڑی سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے دیگر قانون سازوں کی حمایت بھی شامل ہے۔ اگر یہ قانون منظور ہو جاتا ہے تو اس کے تحت افغانستان کے لیے امریکی عارضی تحفظ کی حیثیت کا درجہ یکم جولائی 2029 تک بحال ہو جائے گا۔ وہ اہل افغان شہری جو اس قانون کے نفاذ کے وقت سے مسلسل امریکہ میں موجود ہیں، انہیں ملک بدری سے عارضی تحفظ حاصل ہوگا اور وہ کام کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے اہل ہو جائیں گے۔ درخواست گزاروں کو اپنی شناخت اور بائیومیٹرک معلومات فراہم کرنی ہوں گی، نیز انہیں مجرمانہ پس منظر اور قومی سلامتی کی جانچ کے عمل سے گزرنا ہوگا۔ ڈیپارٹمنٹ آف ہوم لینڈ سکیورٹی کو عام طور پر نئی پی ایس اور کام کرنے کی اجازت کی درخواستوں پر 90 دنوں کے اندر فیصلہ کرنا ہوگا۔

تاہم، مجوزہ قانون سازی میں مخصوص حالات کے تحت اس مدت میں مزید 150 دنوں تک کی توسیع کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے۔ یہ اقدام ٹرمپ انتظامیہ کے 2025 میں افغانستان کے لیے ٹی پی ایس کے عہدے کو ختم کرنے کے فیصلے کی مخالفت کرتا ہے۔ برطرفی 14 جولائی 2025 کو مکمل میں آئی، جس سے وہ تحفظات ختم ہو گئے جن کی وجہ سے ہزاروں افغان شہریوں کو امریکہ میں رہنے اور قانونی طور پر کام کرنے کی اجازت تھی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس نے پہلے اطلاع دی تھی کہ برطرفی سے ہزاروں افغانوں کو ممکنہ ملک بدری کا سامنا کرنا پڑا، جب کہ پناہ گزینوں کے وکلاء نے طالبان کے زیر کنٹرول افغانستان میں لوگوں کی واپسی کے خطرات کے بارے میں خبردار کیا تھا۔ ڈیموکریٹ پیشن ایک پارلیمانی طریقہ کار ہے جو قانون سازوں کو متعلقہ کمیٹی کے آگے بڑھنے کا انتظار کیے بغیر قانون سازی پر غور کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم، مطلوبہ 218 دستخطوں تک پہنچنے کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ ٹی پی ایس بل خود منظور ہو چکا ہے۔

بنگلہ دیش میں بچوں کو ناکام بنا کر معاشرے کا مستقبل تباہ کر رہے ہیں: ماہرین

ڈھاکہ۔ 21/نومبر۔ ایم این این۔ ورلڈ چائلڈ رائٹس ڈے کے موقع پر بنگلہ دیش میں بچوں کی حالت تشویشناک ہے۔ اس سال کا تھیم ہے "میرا دن۔ میرے حقوق۔ میرا مستقبل"، مگر حقیقت اس سے بہت دور ہے۔ اس سال وسط مارچ سے اب تک خسرے کے پھیلاؤ سے 336,1 بچوں کی موت ہو چکی ہے، جو ویکسینیشن سے بچائی جا سکتی تھی۔ ادارہ جاتی ناکامی نے بچوں کو زندگی بچانے والی ویکسین سے محروم کر دیا۔ 34 لاکھ سے زائد بچے سڑکوں پر والدین کی دیکھ بھال کے بغیر رہ رہے ہیں اور تعداد بڑھ رہی ہے۔ تعلیم، صحت اور حفاظت سے محروم ہیں۔ بچوں کی شادی سے سالانہ 7 سے 8 ارب ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے، جبکہ بچوں کے خلاف تشدد کی 14 اگست جی ڈی پی کے 2 فیصد کے برابر ہے۔ حالیہ واقعات میں گھریلو ملازمہ پر تشدد، مدارس میں جنسی استحصال، 8 سالہ بچی کا ریپ و قتل، نوزائیدہ بچوں کی موتیں اور مدرسے میں آگ کے واقعات شامل ہیں۔ 500,21 سے زیادہ پرائمری اسکول کی عمارتیں خستہ حال ہیں۔ بدنی سزا بھی عام ہے، 85,7 فیصد بچوں نے جسمانی یا نفسیاتی سزا کا سامنا کیا۔ قانون موجود ہیں (چلڈرن ایکٹ 2013، وغیرہ) مگر عمل درآمد کمزور ہے۔ بی این پی حکومت نے کچھ اقدامات کیے ہیں، مگر مدارس میں استحصال اور سڑک کے بچوں کی موجودگی بتاتی ہے کہ یہ کافی نہیں۔ بچوں کے تحفظ کو قومی ایمرجنسی قرار دینا چاہیے تاکہ فوری مداخلت، نگرانی اور جوابدہی یقینی بنائی جا سکے۔

جئے سنگھ رہبر کمیٹی، سندھ کی تقسیم کے خلاف اپنے احتجاجی منصوبے پر قائم

حیدرآباد۔ 21/نومبر۔ ایم این این۔ جئے سندھ رہبر کمیٹی سندھ کی تقسیم کے خلاف 22 نومبر کو کراچی میں احتجاج کرے گی۔ کمیٹی اپنے منصوبے پر بدستور قائم ہے کیونکہ جمعہ کے روز صوبائی حکومت کا وفد انہیں اپنا مظاہرہ ملتوی کرنے پر قائل کرنے میں ناکام رہا۔ اس سلسلے میں، پاکستان پیپلز پارٹی سندھ کے صدر نثار احمد کھوڑو اور صوبائی وزراء ضیاء الحسن لنجار اور سید ناصر حسین شاہ نے جمعہ کو کراچی میں کمیٹی کے رہنماؤں ریاض علی چانڈیو، نیاز کالانی اور رنگر کے ساتھ ملاقات کی۔ بے اینس آرمی کے رہنماؤں کے ساتھ ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے نثار احمد کھوڑو نے کہا، ہم نے کمیٹی کو اپنے (سکیورٹی سے متعلق) خدشات سے آگاہ کر دیا ہے، لیکن ہم انہیں زبردستی روکنا نہیں چاہتے۔" انہوں نے تسلیم کیا کہ حیدرآباد، نواب شاہ اور لاڑکانہ میں کمیٹی کے حالیہ احتجاج پرامن رہے تھے۔ تاہم، کھوڑو نے کہا کہ کراچی میں سکیورٹی کے معاملات مختلف اور حساس نوعیت کے ہیں، جہاں کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ پیش آ سکتا ہے یا کروایا جا سکتا ہے۔ "ہم یہاں اپنے خدشات کا اظہار کرنے اور احتجاج ملتوی کرنے کی درخواست لے کر آئے تھے۔" ان کے مطابق، کمیٹی کے رہنما صوبائی حکومت کی جانب سے طے کردہ معیاری آپریٹنگ پروسیجرز اور مقررہ راستے کی پاسداری کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ 22 نومبر کا احتجاج پرامن طریقے سے منعقد ہوگا۔ بے ایس آرمی کے بعد، ڈاکٹر قادر مگسی کی سندھ ترقی پسند پارٹی نے بھی 29 نومبر کو کراچی میں احتجاج کا اعلان کیا ہے۔ کمیٹی کے رہنما ریاض علی چانڈیو نے کہا کہ ان کے احتجاج اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے جب تک کہ اسٹیبلشمنٹ اپنے مبینہ ذاتی مفادات کی خاطر سندھ کو تقسیم کرنے کے منصوبے سے دستبردار نہیں ہو جاتی۔ انہوں نے کہا کہ قوم پرست قیادت نے سندھ اسمبلی کی اس قرارداد کو سراہا ہے جس میں سندھ کے اندر کسی بھی بہانے سے مزید صوبے بنانے کے تصور کو مسترد کیا گیا تھا۔ انہوں نے سندھ کی علاقائی سالمیت کے حوالے سے پیپلز پارٹی کے پائیدار مؤقف پر زرداری کے حالیہ واضح مؤقف کو بھی سراہا۔ انہوں نے یقین دلایا، ہم جی ایم سید کے پیروکار ہیں۔ ہم سندھ اور اس کے عوام کے حقوق کے حصول کے لیے ہمیشہ عدم تشدد کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

پاکستان میں 13 سالہ ہندو لڑکی کا مسلح افراد کے ہاتھوں اغوا

اسلام آباد۔ 21/نومبر۔ ایم این این۔ پاکستان کے صوبہ سندھ میں ایک اور کمسن ہندو لڑکی کے مبینہ اغوا نے مذہبی اقلیتوں کے تحفظ پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ ضلع ٹنڈو محمد خان میں 13 سالہ بی بی مینگھواڑ کو مسلح افراد نے مبینہ طور پر اغوا کر لیا، جبکہ اس کے اہل خانہ کو خدشہ ہے کہ اسے زبردستی مذہب تبدیل کرنے اور شادی پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ اقلیتی حقوق کی تنظیم وائس آف پاکستان مینارٹی کے مطابق، 10 نومبر کی رات تون میل اسٹاپ کے علاقے میں متعدد مسلح افراد ایک مکان میں داخل ہوئے، جہاں لڑکی کے رشتہ دار اور مقامی افراد موجود تھے۔ لڑکی کے والد نے پولیس کو بتایا کہ اغوا کاروں نے وہاں موجود افراد پر اسلحہ تان کر مداخلت کرنے کی صورت میں قتل کی دھمکیاں دیں اور بی بی مینگھواڑ کو زبردستی ایک سفید گاڑی میں بٹھا کر لے گئے۔ والد نے مبینہ اغوا کاروں میں سے دو کی شناخت وحید ولد نواب اور نوید کے نام سے کی ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیم نے پاکستانی حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ لڑکی کو فوری تلاش کر کے اس کی سلامتی یقینی بنائی جائے، اغوا میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کی جائے اور خاندان کو تحفظات سے مسلسل آگاہ رکھا جائے۔ تنظیم نے خبردار کیا کہ پاکستان میں اقلیتی برادریوں کی کمسن لڑکیوں کے اغوا، جبری مذہب تبدیلی اور کم عمری کی شادی کے الزامات مسلسل سامنے آ رہے ہیں۔ اس سے قبل 14 سالہ ہندو طالبہ ہندیا کماری کے مبینہ اغوا، جبری مذہب تبدیلی اور شادی کے معاملے پر بھی شدید تشویش ظاہر کی گئی تھی۔ نویں جماعت کی طالبہ کے اہل خانہ انصاف کے لیے حکام سے مداخلت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان واقعات نے پاکستان میں ہندو اقلیت، خصوصاً کمسن لڑکیوں کے تحفظ اور مذہبی آزادی کے حوالے سے حکومتی اقدامات کی موثریت پر ایک بار پھر سوالات اٹھا دیے ہیں۔

بلوچستان میں مزید تین افراد کی جبری گمشدگی کے کیسز رپورٹ ہوئے

کوئٹہ۔ 21/نومبر۔ ایم این این۔ بلوچستان کے مختلف علاقوں سے تین افراد کی جبری گمشدگی کے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق نال، دشتکی سے تعلق رکھنے والے فاروق ولد عبداللہ کو 11 روز قبل پاکستانی فورسز نے جبری طور پر لاپتہ کیا، جو تاحال لاپتہ ہیں۔ دوسرے واقعے میں بلیدہ کے علاقے تمپ سے تعلق رکھنے والے 30 سالہ عابد ارمان ولد علی احمد کو 18 نومبر 2026 کی صبح تقریباً 4 بجے گھر سے حراست میں لے کر جبری طور پر لاپتہ کیا گیا۔ عابد ارمان پیشے کے لحاظ سے ڈمبادڑائیور ہیں۔ ان کی جبری گمشدگی میں ایف سی اور ڈسٹرکٹ اسکواڈ کے اہلکاروں کے ملوث ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ جبکہ تیسرے واقعے میں کوئٹہ کے علاقے پنجی بیگ سے تعلق رکھنے والے 21 سالہ وحید بلوچ ولد شیر محمد کو 8 نومبر 2026 کی رات تقریباً 30:1 بجے سی ٹی ڈی اہلکاروں نے جبری طور پر لاپتہ کیا۔ وحید بلوچ پیشے کے لحاظ سے مدرسے کے استاد ہیں۔ تینوں افراد کی جبری گمشدگی کے بعد ان کے اہل خانہ شدید تشویش میں مبتلا ہیں اور ان کے بارے میں تاحال کوئی معلومات سامنے نہیں آ سکی ہیں۔ پاکستان اور افغانستان کی طالبان حکومت کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے دوران یہ سوال سامنے آیا ہے کہ آیا اسلام آباد افغانستان میں طالبان مخالف گروہوں کی حمایت کر رہا ہے۔ دونوں ممالک کے تعلقات پاکستان میں دہشت گرد حملوں، تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کی سرگرمیوں اور سرحدی تنازعات کے باعث مسلسل تناؤ کا شکار ہیں۔ پاکستان کا الزام ہے کہ ٹی ٹی پی کے جنگجو افغان سرزمین استعمال کرتے ہیں، جبکہ کابل کی طالبان حکومت ان الزامات کی تردید کرتی رہی ہے۔ افغانستان میں طالبان مخالف گروہوں کی ممکنہ پاکستانی حمایت کا معاملہ خطے کی سلامتی کے لیے اہم ہے۔ تاہم پاکستان کی جانب سے ایسے گروہوں کو عملی یا مالی مدد فراہم کرنے کی آزادانہ تصدیق ضروری ہے۔ اصل مضمون تک رسائی نہ ملنے کی وجہ سے اس کے مخصوص انکشافات اور دعوے شامل نہیں کیے گئے ہیں۔ مکمل متن ملنے پر اسے اسی انداز میں تفصیلی اردو خبر بنایا جا سکتا ہے۔



چین شدید قرضوں کے بحران کی زد میں، سود کی ادائیگیوں نے معیشت پر دباؤ بڑھا دیا

بیجنگ۔ 21/نومبر۔ ایم این این۔ چین کی معیشت قرضوں کے بڑھتے ہوئے بوجھ اور سود کی بھاری ادائیگیوں کے باعث شدید دباؤ کا شکار ہے۔ حکومت کو معاشی ترقی تیز کرنے کے لیے درکار سرمایہ فراہم کرنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں، جبکہ ماضی میں لیے گئے قرضے اب مکمی بجٹ کا بڑا حصہ نگل رہے ہیں۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق، چین کے مرکزی حکومتی بجٹ کا تقریباً 2.19 فیصد حصہ رواں سال قرضوں کی ادائیگی پر خرچ ہونے کا تخمینہ ہے، جبکہ 2014 میں یہ شرح صرف 12 فیصد تھی۔ اس اضافے نے معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے حکومت کی مالی گنجائش محدود کر دی ہے۔ چین نے 2008 سے 2021 کے دوران معاشی ترقی برقرار رکھنے کے لیے کھربوں ڈالر کے قرضے حاصل کیے اور مختلف صنعتوں اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں بھاری سرمایہ کاری کی۔ تاہم متعدد منصوبے متوقع معاشی فوائد فراہم کرنے میں ناکام رہے۔ چینی کمپنیوں کے قرضے 2019 کے بعد سے دوگنے ہو چکے ہیں، جبکہ ان کی آمدنی میں صرف 30 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ تقریباً ایک تہائی مقروض کمپنیوں کو مالی نقصانات کا سامنا ہے۔ دوسری جانب جائیداد کے شعبے میں بحران، کمزور گھریلو طلب، سرمایہ کاری میں کمی اور برآمدات پر بڑھتی تجارتی پابندیاں پہلے سے معیشت کے لیے مزید مشکلات پیدا کر رہی ہیں۔ معاشی ترقی کی رفتار بھی حکومت کے 5.4 سے 5 فیصد کے سالانہ ہدف سے پیچھے رہنے کا خدشہ ہے۔ چین کا حکومتی قرضوں اور سرکاری سرمایہ کاری پر انحصار کرنے والا معاشی ماڈل بڑھتے ہوئے دباؤ کا شکار ہے۔ قرضوں کا مسلسل پھیلتا ہوا بوجھ مستقبل میں معاشی ترقی کو مزید سست کر سکتا ہے اور بیجنگ کے لیے نئے معاشی محرکات متعارف کرانا مشکل بنا سکتا ہے۔

پاکستان میں غربت دوبارہ بے قابو

دو دھائیوں کی معاشی ترقی کے ثمرات ضائع

اسلام آباد۔ 21/نومبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں غربت کی شرح ایک بار پھر خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے، جس کے نتیجے میں گزشتہ دو دہائیوں کے دوران حاصل ہونے والی معاشی کامیابیوں کا بڑا حصہ ضائع ہو گیا ہے۔ مسلسل معاشی بحران، مہنگائی، بے روزگاری اور کمزور حکومتی پالیسیوں نے لاکھوں پاکستانی خاندانوں کو دوبارہ غربت کی دلدل میں دھکیل دیا ہے۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں غربت کی شرح 2001-02 میں 3.64 فیصد تھی، جو 2018-19 تک کم ہو کر 9.21 فیصد رہ گئی تھی۔ تاہم اب یہ شرح دوبارہ بڑھ کر 29 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ عالمی بینک کے تازہ معاشی جائزے میں انکشاف ہوا ہے کہ مشرق وسطیٰ، شمالی افریقہ، افغانستان اور پاکستان پر مشتمل خطے کی انتہائی غریب آبادی کا تقریباً نصف حصہ صرف پاکستان میں رہتا ہے، حالانکہ خطے کی مجموعی آبادی میں پاکستان کا حصہ محض 30 فیصد ہے۔ پاکستان کی معیشت میں غربت میں کمی کا عمل 2008 کے بعد سست پڑنا شروع ہوا۔ معاشی ترقی کی غیر مستقل رفتار، غیر ہمواری روزگار پر بڑھتا انحصار، خواتین کی محدود معاشی شرکت اور مستقل ملازمتوں کی کمی نے لاکھوں خاندانوں کی مالی حالت غیر مستحکم کر دی۔ اگرچہ بین الاقوامی ترسیلات زر اور بیرونی امداد جیسے اقدامات نے غریب خاندانوں کو عارضی سہارا فراہم کیا، لیکن یہ اقدامات انہیں مستقل طور پر غربت سے نکالنے میں ناکافی ثابت ہوئے۔ 2020 کے بعد کورونا وبا، خوراک اور توانائی کی عالمی قیمتوں میں اضافہ، 2022 کے تباہ کن سیلاب اور سخت معاشی اصلاحات نے صورتحال مزید خراب کر دی۔

مزدوروں کی بہبود اور صنعتی ترقی، قومی ترقی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں: ڈاکٹر منسکھ مانڈویہ



گاندھی نگر۔ 21 نومبر۔ ایم این این۔ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے وزرائے محنت و روزگار کا دو روزہ چنتن شیور آج گاندھی نگر، گجرات کے مہاتما مندر میں شروع ہوا۔ حکومت ہند کی وزارت محنت و روزگار کے زیر اہتمام 21 اور 22 نومبر 2026 کو منعقد ہونے والا یہ چنتن شیور، 21 نومبر 2025 کو لیبر کوڈز کے نفاذ کے ایک سال مکمل ہونے کے موقع پر منعقد کیا گیا ہے۔ اس اجلاس کے افتتاحی سیشن کی صدارت مشترکہ طور پر گجرات کے وزیر اعلیٰ شری بھوپیندر پٹیل اور مرکزی وزیر محنت و روزگار، نیز امور نوجوانان و کھیل، ڈاکٹر منسکھ مانڈویہ نے کی۔ اس موقع پر مرکزی وزیر مملکت برائے محنت و روزگار اور مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز محترمہ شوبھا کرندلاجے کے علاوہ مختلف ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے وزرائے محنت، روزگار و صنعت اور اعلیٰ عہدیداران بھی موجود تھے۔ افتتاحی خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر محنت و روزگار ڈاکٹر منسکھ مانڈویہ نے مزدوروں کی بہبود اور صنعتی ترقی کو قومی ترقی کی گاڑی کے دو پہیے قرار دیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ مزدوروں کے مفادات کے تحفظ کے ساتھ ساتھ صنعتوں کو مضبوط بنانا، ہندوستان کی ترقی اور معاشی نمو کے لیے ناگزیر ہے۔ وکست بھارت کی جانب ہندوستان کے سفر میں لیبر کوڈز کے نفاذ کو ایک اہم سنگ میل قرار دیتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا کہ یہ قوانین کم از کم اجرت، سماجی تحفظ کے دائرہ کار میں توسیع اور مقررہ مدت کی ملازمت جیسی سہولیات کو یقینی بناتے ہیں، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ صنعتوں پر تعمیلی بوجھ کو کم کر کے ترقی کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ انہوں نے ہندوستان میں سماجی تحفظ کے دائرہ کار میں ہونے والے نمایاں اضافے کی جانب بھی توجہ دلائی، جو 2014 میں 25 کروڑ افراد سے بڑھ کر 2026 میں 101 کروڑ تک پہنچ گیا ہے۔ یہ اعداد و شمار مزدوروں کی بہبود کے لیے حکومت کے عزم کو ظاہر کرتے ہیں۔ ہندوستانی ہنرمند افرادی قوت کی عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی مانگ اور ملک کو حاصل آبادیاتی فائدہ کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے نوجوانوں کے لیے بین الاقوامی روزگار کے مواقع اور ہندوستانی کارکنوں کی سرحد پار نقل و حرکت پر غور و خوض کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے تمام حلقہ فریقین سے اپیل کی کہ وہ 'ٹیم انڈیا' کے جذبے کے ساتھ مل کر ملک کے سات کروڑ مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کریں۔ وزیر اعظم شری نریندر مودی کے 'پنچ پران' میں سے پانچویں عہد کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں 140 کروڑ شہریوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ قومی اہداف کے حصول کے لیے اجتماعی طور پر کام کریں، انہوں نے شرکاء کو چنتن شیور میں ہونے والی بات چیت میں بھرپور حصہ لینے کی دعوت دی۔ اس کے ساتھ ہی، انہوں نے شرکاء کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ گجرات کی سیر کریں اور وہاں کی بھرپور ثقافت اور تاریخ کا مشاہدہ کریں۔

بھارت کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں زبردست تیزی

اکتوبر میں پیداوار 10.9 فیصد بڑھ گئی: نیا ریکارڈ قائم

نئی دہلی۔ 21 نومبر۔ ایم این این۔ بھارتی معیشت نے ایک اور اہم کامیابی حاصل کرتے ہوئے اکتوبر 2026 میں بنیادی ڈھانچے سے وابستہ اہم صنعتوں کی پیداوار میں 9.10 فیصد سالانہ اضافہ درج کیا ہے۔ یہ جون میں نئی بنیاد پر مرتب کیے گئے صنعتی اشاریے کے بعد اب تک کی سب سے بلند شرح نمو ہے۔ بھارت کے آٹھ اہم بنیادی صنعتی شعبوں کی مجموعی ترقی ستمبر میں 2.8 فیصد رہی تھی، جو اکتوبر میں بڑھ کر 9.10 فیصد پہنچ گئی۔ اس شاندار کارکردگی میں لوہے کی معدنیات، کوئلے، بجلی اور سیمنٹ کی پیداوار نے نمایاں کردار ادا کیا۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق اکتوبر میں لوہے کی معدنیات کی پیداوار میں 4.26 فیصد، کوئلے میں 1.23 فیصد اور بجلی کی پیداوار میں 6.21 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ اسی دوران سیمنٹ کی پیداوار 4.15 فیصد اور اسٹیل کی پیداوار 3.7 فیصد بڑھی، جو تعمیراتی سرگرمیوں اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں مسلسل پیش رفت کی نشاندہی کرتی ہے۔ ریفائنری مصنوعات کی پیداوار میں بھی 4.3 فیصد اضافہ ہوا، تاہم خام تیل کی پیداوار 1.4 فیصد، قدرتی گیس 6.7 فیصد اور کھاد کی پیداوار 2.12 فیصد کم ہوئی۔ بھارت کے یہ آٹھ بنیادی صنعتی شعبے ملک کی مجموعی صنعتی پیداوار کے تقریباً ایک تہائی حصے کی نمائندگی کرتے ہیں، اس لیے ان کی کارکردگی کو معاشی سرگرمیوں کا اہم پیمانہ سمجھا جاتا ہے۔ رواں مالی سال کے پہلے سات ماہ اپریل سے اکتوبر 2026 کے دوران ان شعبوں کی مجموعی ترقی 6 فیصد رہی، جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں یہ شرح صرف 3.2 فیصد تھی۔ اکتوبر میں پیداوار میں نمایاں اضافے سے صنعتی سرگرمیوں میں مضبوطی کا اشارہ ملتا ہے۔ تاہم گزشتہ سال اکتوبر کی نسبتاً کم پیداوار نے بھی اس سال کی بلند شرح نمو میں کردار ادا کیا ہے۔ بجلی، کوئلے، اسٹیل اور سیمنٹ جیسے اہم شعبوں میں تیز رفتار ترقی بھارت میں صنعتی سرگرمیوں، تعمیرات اور بنیادی ڈھانچے کی توسیع کے مثبت رجحان کو ظاہر کرتی ہے۔

موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے بھارت کا موقف اہم

ہر ملک کو اپنی ضروریات کے مطابق توانائی کی منتقلی کا حق

نئی دہلی۔ 21 نومبر۔ ایم این این۔ عالمی موسمیاتی کانفرنس COP31 میں بھارت نے منصفانہ توانائی کی منتقلی کے لیے ملکوں کی اپنی ضروریات اور معاشی حالات کے مطابق حکمت عملی اختیار کرنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ بھارت کا موقف ہے کہ ترقی پذیر ممالک پر توانائی کے شعبے میں تبدیلی کا یکساں ماڈل مسلط نہیں کیا جانا چاہیے۔ ہر ملک کو اپنی معاشی ترقی، توانائی کی ضروریات، روزگار اور سماجی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے صاف توانائی کی جانب بڑھنے کا موقع ملنا چاہیے۔ منصفانہ توانائی کی منتقلی کا بنیادی مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ کوئلے اور دیگر روایتی ایندھن سے صاف توانائی کی جانب تبدیلی کے دوران مزدوروں، مقامی آبادیوں اور کمزور معاشی طبقات کے مفادات متاثر نہ ہوں۔ بھارت جیسے ترقی پذیر ملک کے لیے توانائی کی مسلسل دستیابی، صنعتی ترقی اور کروڑوں افراد کے معیار زندگی میں بہتری بھی اہم ترجیحات ہیں۔ اسی لیے نئی دہلی موسمیاتی اہداف کے ساتھ معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے درمیان توازن برقرار رکھنے پر زور دیتا ہے۔ بھارت ترقی یافتہ ممالک سے موسمیاتی مالی امداد اور جدید ٹیکنالوجی کی فراہمی اور صلاحیت سازی میں زیادہ تعاون کا بھی مطالبہ کرتا رہا ہے، تاکہ ترقی پذیر معیشتیں اپنی ترقی کو متاثر کیے بغیر صاف توانائی کی جانب منتقل ہو سکیں۔ بھارت کا یہ موقف عالمی موسمیاتی مذاکرات میں ایک اہم سوال کو اجاگر کرتا ہے کہ کیا تمام ممالک سے یکساں رفتار سے توانائی کی منتقلی کی توقع رکھنا منصفانہ ہے، جبکہ ان کی تاریخی ذمہ داریاں، مالی وسائل اور ترقیاتی ضروریات مختلف ہیں؟

بھارت نے 49 کروڑ سے زائد افراد کو غربت سے نکالا

پاکستان اور افریقی ممالک کے لیے ترقی کی مثال

نئی دہلی۔ 21 نومبر۔ ایم این این۔ بھارت نے غربت کے خاتمے میں تاریخی کامیابی حاصل کرتے ہوئے تقریباً 49 کروڑ 60 لاکھ افراد کو غربت کی لکیر سے اوپر پہنچایا ہے۔ بھارت کی یہ غیر معمولی معاشی پیش رفت پاکستان اور افریقی ممالک کے لیے ایک اہم مثال بن کر سامنے آئی ہے۔ عالمی بینک کے اکتوبر 2026 کے اعداد و شمار کے مطابق بھارت میں انتہائی غربت کی شرح 2011 میں 1.27 فیصد تھی، جو 2023 تک کم ہو کر صرف 6.2 فیصد رہ گئی۔ اسی دوران روزانہ 20.4 ڈالر کی بین الاقوامی غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والی آبادی کا تناسب 7.57 فیصد سے گھٹ کر 1.16 فیصد ہو گیا۔ بھارت کی اس کامیابی کو اس لیے بھی غیر معمولی قرار دیا جا رہا ہے کہ ملک نے صدیوں کی غیر ملکی حکمرانی، نوآبادیاتی استحصال، تقسیم کے صدمے اور بے پناہ مذہبی، لسانی اور ثقافتی تنوع کے باوجود معاشی ترقی کی مضبوط بنیادیں قائم کیں۔ بھارت اور پاکستان نے 1947 میں ایک ہی تاریخی پس منظر سے آزادی حاصل کی، لیکن دونوں ممالک کے معاشی راستے نمایاں طور پر مختلف رہے۔ بھارت نے کثیر الجماعتی اور جمہوری آئینی نظام کے تحت بنیادی ڈھانچے، صنعت، زراعت، ٹیکنالوجی اور مالیاتی شمولیت میں سرمایہ کاری کو فروغ دیا۔ اس کے برعکس پاکستان میں مسلسل فوجی مداخلت، سیاسی عدم استحکام، کمزور اداروں، مالیاتی مشکلات اور روزگار کے محدود مواقع نے معاشی ترقی کی رفتار متاثر کی ہے۔ پاکستان میں ہر سال تقریباً 35 لاکھ افراد روزگار کی منڈی میں داخل ہوتے ہیں، لیکن معیشت اتنی بڑی تعداد میں ملازمتیں پیدا کرنے میں مشکلات کا شکار ہے۔ بھارت کی کامیابی اس حقیقت کو بھی اجاگر کرتی ہے کہ مذہبی اور ثقافتی تنوع معاشی ترقی میں رکاوٹ بننا ضروری نہیں، جبکہ صرف مشترکہ مذہبی شناخت سیاسی استحکام اور معاشی خوشحالی کی ضمانت نہیں دے سکتی۔ اگرچہ بھارت کو بھی بے روزگاری، معاشی عدم مساوات اور علاقائی ترقی میں فرق جیسے چیلنجز درپیش ہیں، لیکن غربت میں نمایاں کمی نے اس کی ترقیاتی حکمت عملی کی اہمیت واضح کی ہے۔ افریقی ممالک کے لیے بھی بھارت کا تجربہ خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ افریقہ اور بھارت دونوں نوآبادیاتی استحصال اور تاریخی معاشی مشکلات سے گزرے ہیں۔ بھارت کی ترقی سے یہ سبق سامنے آتا ہے کہ مضبوط اداروں، صنعتی ترقی، جدید ٹیکنالوجی، بنیادی ڈھانچے اور پیداواری سرمایہ کاری کے ذریعے کروڑوں افراد کی زندگیوں میں تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ بھارت کی غربت میں کمی کی کامیابی اب صرف ایک قومی معاشی پیش رفت نہیں بلکہ ترقی پذیر دنیا کے لیے ایک اہم ترقیاتی مثال کے طور پر دیکھی جا رہی ہے۔

ہندوستان کا اہم معدنیات اقدام ملکی اور غیر ملکی دونوں ذرائع سے معدنیات کی فراہمی کو یقینی بنا رہا ہے: کیشوا چندرا

نئی دہلی۔ 21 نومبر۔ ایم این این۔ صنعت کے نمائندوں کے ساتھ وزارت کان اور فکی کی طرف سے منعقدہ ایک مخصوص میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے، جناب کیشو چندرا، سکریٹری، وزارت مائنز، حکومت ہند، نے ارضیاتی تلاش، ذمہ دار کان کنی، جدید پروسیسنگ، تحقیق، ری سائیکلنگ، اور ٹیکنالوجی کی بنیاد پر اس شعبے کی عالمی مسابقت کو بڑھانے کے لیے وزارت کے اصلاحاتی ایجنڈے پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے حالیہ نیلامی اصلاحات کے بارے میں بھی آگاہ کیا، جس میں بعض معدنیات کے لیے کم از کم بولی لگانے والے کی ضرورت کی چھوٹ اور لیٹرز آف انٹینٹ کا خودکار اجراء بھی شامل ہے۔ صنعت کی طرف سے اٹھائے گئے خدشات کا تفصیل سے جواب دیتے ہوئے، مسٹر چندرا نے شرکاء کو وزارت کی طرف سے اب تک کیے گئے مختلف اقدامات اور اقدامات کے ساتھ ساتھ زیر غور تجاویز کے بارے میں آگاہ کیا۔ انہوں نے معدنی بلاکس کی ترقی سے منسلک آپریشنل چیلنجز پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے صنعت پر زور دیا کہ وہ سرخ مٹی جیسے وسائل سے اہم معدنیات نکالنے کے امکان پر فعال طور پر غور کریں۔ اس میٹنگ کے دوران، "اہم معدنیات میں غیر ملکی سرمایہ کاری کو فعال کرنا: ہندوستان کی اہم معدنی سپلائی چینز کو محفوظ بنانے کے لیے پالیسی، مالی، اور ادارہ جاتی فریم ورک" کے عنوان سے ایک تصوراتی مقالہ بھی جاری کیا گیا۔ مسٹر چندرا نے اس بات پر زور دیا کہ معدنیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے اندرون اور بیرون ملک مواقع تلاش کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مفاہمت کی یادداشتوں (ایم او یوز) سے ہٹ کر منصوبوں کو لاگو کرنے پر کانسپٹ پیپر کا زور وزارت کی کوششوں سے مطابقت رکھتا ہے۔ انہوں نے کانسپٹ پیپر میں دی گئی سفارشات پر غور کرنے میں دلچسپی ظاہر کی۔ بیرون ملک اہم معدنیات سے متعلق سرمایہ کاری کے بارے میں، انہوں نے پراجیکٹ کی عملداری کو بڑھانے کے لیے ضروری معاون میکانزم تیار کرنے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے پالیسی اور ریگولیٹری اصلاحات، ادارہ جاتی ہم آہنگی اور بدلتی اقدامات کے ذریعے صنعت کے خدشات کو دور کرنے کے لیے وزارت کی مسلسل کوششوں پر زور دیا۔ انہوں نے صنعت سے ہندوستان کی ملکی اور غیر ملکی معدنی سپلائی چین کو مضبوط بنانے میں فعال طور پر حصہ لینے کی اپیل کی۔ میٹنگ کا آغاز کرتے ہوئے، ڈاکٹر پنکج سیٹھیا، فکی کی کان کنی کمیٹی کے شریک چیئرمین اور بے اِنس ڈبلیو کے ایگزیکٹو نائب صدر، نے معدنیات کی تلاش، معدنیات کی نیلامی، اور کان کے کاموں میں وزارت کی اصلاحات کی تعریف کی۔ انہوں نے برآمدی کنٹرول، گھریلو قیمت میں اضافے کی ضروریات اور پروسیسنگ ٹیکنالوجی پر پابندیوں کی وجہ سے عالمی سپلائی چینز کو درپیش بڑھتے ہوئے چیلنجوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے ہندوستان کی صنعتی اور اقتصادی سلامتی کے لیے متنوع اور مضبوط معدنی سپلائی چین کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ فکی نے کہا کہ یہ کانسپٹ پیپر وزارت کانوں کے مینڈیٹ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ وسیع تحقیق اور مختلف اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورت پر مبنی ہے۔ یہ غیر ملکی معدنی سرمایہ کاری کی راہ میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی کرتا ہے اور ان سے نمٹنے کے لیے عملی تجاویز پیش کرتا ہے۔ تصوراتی مقالہ اسٹریٹجک غیر ملکی سرمایہ کاری کی رہنمائی کے لیے ممالک اور ترجیحی معدنیات کا میٹرکس بھی پیش کرتا ہے۔ یہ حکومتی تعاون کے لیے منصوبوں کو ترجیح دینے کے لیے ایک درجہ کا فریم ورک بھی تجویز کرتا ہے۔

آئی بی ایس اے ممالک گلوبل ساؤتھ کے ساتھ شراکت داری قائم کرتے ہیں

اقوام متحدہ۔ 21 نومبر۔ ایم این این۔ اقوام متحدہ میں بھارت کے مستقل مندوب، سفیر پروتھانینی ہریش نے آئی بی ایس اے فنڈ کے تحت ساؤتھ-ساؤتھ تعاون کے دو دہائیوں پر محیط سفر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بھارت، برازیل اور جنوبی افریقہ ترقی پذیر ممالک پر کوئی مخصوص ترقیاتی ماڈل مسلط کرنے کے بجائے ان کے ساتھ شراکت داری قائم کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ آئی بی ایس اے فنڈ کی 20 ویں سالگرہ کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے، ہریش نے کہا کہ یہ تینوں ممالک دیگر ترقی پذیر اقوام کی مدد کرنے کے لیے مشترکہ عزم رکھتے ہیں، جس میں وہ ان ممالک کی انفرادی ترقیاتی ترجیحات اور ضروریات کا مکمل احترام کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت، برازیل اور جنوبی افریقہ، اپنے جغرافیائی اور ثقافتی اختلافات کے باوجود، ترقی کے حوالے سے یکساں تجربات رکھتے ہیں اور انہوں نے اپنے ترقیاتی سفر میں کئی چیلنجوں پر قابو پایا ہے۔ ہریش نے کہا، ہم تین بڑے ترقی پذیر ممالک ہیں جو مختلف براعظموں میں واقع ہیں، اور ہمارے معاشرے کثیر نسلی اور ثقافتی اعتبار سے انتہائی متنوع ہیں۔ ہمارے ترقیاتی راستے اور چیلنجز منفرد ہیں: ہم نے ان کا سامنا کیا، ان پر قابو پایا، اور کچھ چیلنجوں پر قابو پانے کا عمل ابھی بھی جاری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ شراکت داری اس تاریخی یکجہتی پر مبنی ہے جو ایشیا اور افریقہ میں نوآبادیاتی نظام کے خاتمے کے دوران قائم ہوئی تھی، اور یہ ان تینوں اقوام کے آزادی کے بعد کے مشترکہ تجربات کا نتیجہ ہے۔ آئی بی ایس اے فنڈ کی مسلسل افادیت اور اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے، ہریش نے کہا کہ سرکاری ترقیاتی معاونت میں کمی اور عالمی ترقیاتی ترجیحات میں تبدیلیوں کے باوجود، اس شراکت داری نے گزشتہ 20 سالوں میں اپنے عزم کو برقرار رکھا ہے۔ انہوں نے کہا، 'جب سرکاری ترقیاتی معاونت کی لہر میں کمی آئی ہے، تب بھی ہم اسی عزم اور مقصد کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہیں۔ آج حالات کا رخ دوسری جانب ہے، لیکن ہم طویل مدتی وابستگی کے لیے پرعزم ہیں۔ ہم یہاں شراکت داری کا ہاتھ بڑھانے آئے ہیں۔' فنڈ کے طلب پر مبنی نقطہ نظر پر زور دیتے ہوئے، ہریش نے کہا کہ شراکت دار ممالک اپنی ترقیاتی ترجیحات کا تعین کرنے کے لیے آزاد ہیں، اور آئی بی ایس اے ان پر کوئی حل مسلط کرنے کے بجائے ان کی مخصوص ضروریات کے مطابق ردعمل ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، 'یہ کوئی مسلط کردہ طریقہ کار نہیں ہے۔ ہمارے دوست اور شراکت دار خود طے کرتے ہیں کہ وہ کن امور پر توجہ مرکوز کرنا چاہتے ہیں، اور ہم اس کے مطابق ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔' انہوں نے مزید کہا کہ اس فنڈ کے ذریعے فراہم کردہ امداد کسی قسم کی شرائط سے مشروط نہیں ہوتی اور یہ شراکت دار ممالک کی ضروریات پر مبنی ہوتی ہے۔ ہریش نے اس بات کی نشاندہی بھی کی کہ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران بھارت، برازیل اور جنوبی افریقہ کی ترقیاتی پیش رفت نے ان کی صلاحیتوں کو مضبوط کیا ہے اور انہیں اس قابل بنایا ہے کہ وہ دیگر ترقی پذیر ممالک کو مدد فراہم کر سکیں۔

چین کے بڑھتے ہوئے خطرے کے مقابلے میں فلپائن کا بھارت پر اعتماد

منیلا / نئی دہلی۔ 21 نومبر۔ ایم این این۔ جنوبی بحیرہ چین میں چین کی بڑھتی ہوئی فوجی سرگرمیوں کے پیش نظر فلپائن اپنی دفاعی صلاحیتیں مضبوط بنانے کے لیے بھارت کے جدید میزائل نظاموں کی جانب تیزی سے متوجہ ہو رہا ہے۔ براہموس سپرسونک میزائلوں کی کامیاب خریداری کے بعد منیلا اب بھارتی آکاش فضائی دفاعی نظام اور پناکا راکٹ لانچرز حاصل کرنے پر غور کر رہا ہے۔ فلپائن مبینہ طور پر آکاش میزائل نظام کی پانچ سے زیادہ رجمنٹس اور پناکا راکٹ لانچرز کی متعدد بیٹریاں خریدنے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ مزید براہموس میزائل نظاموں کی خریداری پر بھی بات چیت جاری ہے۔ فلپائن کے وزیر دفاع گلبرٹو تیوڈورو پہلے ہی مزید براہموس میزائل خریدنے کی خواہش ظاہر کر چکے ہیں۔ منیلا چاہتا ہے کہ بھارتی میزائل نظاموں کو اس کے جزائر، سرحدوں اور دفاعی ضروریات کے مطابق ڈھالا جائے۔ دفاعی ماہرین کے مطابق براہموس، آکاش اور پناکا مل کر فلپائن کو ایک مضبوط کثیر سطحی دفاعی نظام فراہم کر سکتے ہیں۔ براہموس دشمن کے بحری جہازوں کو طویل فاصلے سے نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے، آکاش فضائی حملوں سے دفاع فراہم کرتا ہے، جبکہ پناکا راکٹ نظام زمینی اور ساحلی دفاع کو مزید مضبوط بنا سکتا ہے۔ ان تینوں بھارتی نظاموں کی مشترکہ تعیناتی سے فلپائن کو اپنے ساحلی علاقوں، اہم فوجی تنصیبات اور میزائل اڈوں کی حفاظت میں مدد مل سکتی ہے۔ بھارتی دفاعی ٹیکنالوجی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کی ایک اہم وجہ اس کی نسبتاً کم قیمت، قابل اعتماد کارکردگی اور مختلف جغرافیائی حالات کے مطابق استعمال کی صلاحیت بھی ہے۔ بھارت نے 2025 میں آپریشن سندور کے دوران براہموس اور آکاش میزائل نظاموں کا استعمال کیا تھا، جس سے ان کی عملی جنگی صلاحیتوں میں بین الاقوامی دلچسپی مزید بڑھی۔ فلپائن نے 2022 میں بھارت سے 375 ملین ڈالر کے معاہدے کے تحت براہموس میزائل خریدے تھے اور وہ اس جدید بھارتی نظام کا پہلا غیر ملکی خریدار بنا تھا۔ دونوں ممالک نے اگست 2025 میں اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری کا درجہ دیا تھا۔ اب نئے دفاعی معاہدوں سے مشترکہ تربیت، تکنیکی تعاون، میزائلوں کی دیکھ بھال اور دفاعی صنعت میں اشتراک کے مزید مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ دفاعی ماہرین کا خیال ہے کہ بھارت جنوب مشرقی ایشیا میں جدید اور قابل اعتماد دفاعی ساز و سامان فراہم کرنے والے ایک اہم ملک کے طور پر ابھر رہا ہے۔ فلپائن کی بڑھتی ہوئی دلچسپی نہ صرف بھارتی دفاعی صنعت کے لیے ایک بڑی کامیابی بن سکتی ہے بلکہ بحر ہند و بحر الکاہل کے خطے میں نئی دہلی کے اسٹریٹجک کردار کو بھی مزید مضبوط کر سکتی ہے۔

بھارت اور سنگاپور کے درمیان کوچی میں دفاعی ٹیکنالوجی پر مذاکرات

کوچی۔ 21 نومبر۔ ایم این این۔ بھارت اور سنگاپور کے دفاعی محققین اور عہدیداروں نے 18 سے 19 نومبر 2026 کو کوچی میں واقع نیول فزیکل اینڈ اوشیانوگرافک لیبارٹری میں انڈیا-سنگاپور ڈیفنس ٹیکنالوجی اسٹیئرنگ کمیٹی کا دو روزہ اجلاس مکمل کیا۔ اس اجلاس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تحقیق و ترقی کے شعبے میں باہمی تعاون کو مزید گہرا کرنا تھا۔ ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کے مطابق، اجلاس کی مشترکہ صدارت ڈی آر ڈی او کی ڈائریکٹر جنرل (پروڈکشن کوآرڈینیشن اینڈ سروسز انٹرایکشن) ڈاکٹر چندریکا کوشک اور سنگاپور کی وزارت دفاع کے ڈپٹی سکریٹری (ٹیکنالوجی) و فیوچر سسٹمز اینڈ ٹیکنالوجی آرکیٹیکٹ بریگیڈیئر جنرل یو چی لونگ نے کی۔ ڈی آر ڈی او نے بتایا کہ اس کے وفد نے، جس میں NPOL کے ڈائریکٹر ڈاکٹر دووری سیتا گیری، ڈائریکٹر برائے بین الاقوامی تعاون پروین گوپا کمار، اور ڈی آر ڈی او کی لیبارٹریوں کے ماہرین شامل تھے، زیر آب ڈومین سے آگاہی، کوانٹم ٹیکنالوجیز، لیزرز، مائیکروالیکٹرانکس اور ٹیسٹ کی سہولیات کے استعمال جیسے موضوعات پر تبادلہ خیال کیا۔

ممبئی-احمد آباد بلٹ ٹرین کوریڈور کا سورت-بلیمورہ سیکشن بجلی سے بھر گیا

گورکھپور۔ 21 نومبر۔ ہندوستان کے پہلے بلٹ ٹرین پروجیکٹ کے لیے ایک اہم سنگ میل میں، ممبئی-احمد آباد بلٹ ٹرین کوریڈور کے سورت-بلیمورہ سیکشن پر اوور ہیڈ ایکوپمنٹ (OHE)



سسٹم کو 20 نومبر 2026 کو کامیابی کے ساتھ فعال کر دیا گیا ہے۔ حفاظت اور مقررہ طریقہ کار کی پابندی کو یقینی بنانے کے لیے تکنیکی ٹیموں کی کڑی نگرانی میں چھوٹے حصوں میں مرحلہ وار انرجائزیشن کا کام کیا جائے گا۔ اس حصے میں ایک بلند راستے پر اوپر اور نیچے دونوں لائنیں شامل ہیں۔ یہ اس پروجیکٹ کے لیے مزید جانچ کی سرگرمیوں کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ ممبئی-احمد آباد بلٹ ٹرین کوریڈور میں 2×25kV اوور ہیڈ ٹریکشن سسٹم موجود ہے۔ یہ دنیا بھر میں تیز رفتار ریل سسٹمز کے لیے استعمال ہونے والی جدید ترین الیکٹریفکیشن ٹیکنالوجیز میں سے ایک ہے۔ یہ الیکٹریفکیشن نیٹ ورک 14 ٹریکشن سب اسٹیشنز (TSS) پر مشتمل ہے جو 508 کلومیٹر کے کوریڈور کے ساتھ حکمت عملی کے ساتھ رکھے گئے ہیں۔ یہ سب اسٹیشن نیشنل گرڈ سے بجلی حاصل کریں گے اور اسے تیز رفتار ٹرینوں کے زیر استعمال اوور ہیڈ ٹریکشن سسٹم کو فراہم کریں گے۔ گجرات کے نوساری ضلع کے بلیمورہ میں واقع پہلے ٹریکشن سب اسٹیشن پر کنٹرول پینل، پینچ اور سوئچ، ٹرانسفارمرز اور سرکٹ بریکرز کی عمارتوں میں تنصیب کا کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ گجرات میں واقع یہ TSSs گجرات انرجی ٹرانسمیشن کارپوریشن لمیٹڈ (GETCO) کے 220kV سب اسٹیشن سے بجلی حاصل کریں گے۔ محفوظ اور قابل اعتماد آپریشن کو یقینی بنانے کے لیے، ایک مرکزی کنٹرول سینٹر کے ذریعے پورے برقی نیٹ ورک کی نگرانی کی جائے گی۔ سورت-بلیمورہ سیکشن میں دونوں اسٹیشنوں کے درمیان تقریباً 50 کلومیٹر ایلیویٹڈ روڈ شامل ہے۔ اس راستے میں چار دریاؤں پر پل اور نیشنل ہائی وے 53 (NH-53) پر ایک اسٹیل وایاڈکٹ شامل ہے۔ ارد گرد کے علاقوں پر شور کے اثرات کو کم کرنے کے لیے، بلندی والے راستے پر تقریباً 000,94 شور کی رکاوٹیں نصب کی گئی ہیں۔ اوور ہیڈ برقی نظام کے متحرک ہونے کی وجہ سے اس راستے کے قریب رہنے والے لوگوں، مسافروں، تعمیراتی کارکنوں اور عام لوگوں کو سختی سے مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اوور ہیڈ برقی تنصیبات کے قریب نہ جائیں، نہ چھوئیں اور نہ ہی کوئی غیر مجاز کام کریں۔

بھارت اور پرتگال کا دوطرفہ تعلقات کا جائزہ

نئی دہلی۔ 21 نومبر۔ ایم این این۔ بھارت اور پرتگال نے نئی دہلی میں وزارت خارجہ کی سطح پر مشاورت کے چھٹے دور کے دوران تجارت، سرمایہ کاری، دفاع و سلامتی، قابل تجدید توانائی، سائنس و ٹیکنالوجی اور دیگر اہم شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو مضبوط بنانے پر تفصیلی بات چیت کی۔ دونوں فریقین نے بھارت-پرتگال تعلقات (2032-2027) کے لیے ایک جامع پانچ سالہ روڈ میپ کو حتمی شکل دینے کے عزم کا اعادہ کیا۔ وزارت خارجہ کی جانب سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز کے مطابق، یہ مشاورت 19 نومبر کو منعقد ہوئی، جس کی مشترکہ صدارت وزارت خارجہ میں سکریٹری (مغربی) سبی جارج اور پرتگال کی وزارت خارجہ میں ڈائریکٹر جنرل برائے خارجہ پالیسی، ایپلینا ماکائو نے کی۔ دونوں فریقین نے دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا، جن میں سیاسی روابط، تجارت و سرمایہ کاری، دفاع و سلامتی، قابل تجدید توانائی، زراعت، سائنس و ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز، سیاحت، تعلیم، نقل و حرکت اور عوامی سطح پر رابطے شامل ہیں۔ دونوں فریقین نے نومبر 2025 میں لزبن میں ہونے والے مشاورت کے پچھلے دور کے بعد سے مختلف شعبوں میں حاصل ہونے والی مسلسل پیش رفت اور ٹھوس کامیابیوں پر اطمینان کا اظہار کیا۔ اس شراکت داری کو مزید مستحکم کرنے کے لیے، دونوں فریقین نے زیر غور متعدد دوطرفہ معاہدوں کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا اور ان زیر التوا معاہدوں کو جلد حتمی شکل دینے اور ان پر دستخط کرنے کے لیے بات چیت میں تیزی لانے اور مل کر کام کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ اس مشاورت میں بھارت اور یورپی یونین کے درمیان بڑھتی ہوئی اسٹریٹجک شراکت داری کا بھی احاطہ کیا گیا، اور دونوں فریقین نے بھارت-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے پر مذاکرات کے کامیاب اختتام کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے بھارت-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے پر دستخط اور اس کے نفاذ کے حوالے سے امید کا اظہار کیا، اور ہند-بحرالکاہل خطے، مغربی ایشیا اور دیگر عالمی و علاقائی امور پر ہونے والی اہم پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں ممالک نے اقوام متحدہ سمیت مختلف کثیر الجہتی فورمز پر قریبی تعاون جاری رکھنے پر بھی اتفاق کیا۔ دوطرفہ تعلقات میں ہونے والی پیش رفت کو اجاگر کرتے ہوئے، وزارت خارجہ نے کہا کہ بھارت اور پرتگال کے تعلقات میں مسلسل اور مضبوط ترقی دیکھنے میں آ رہی ہے، جس کی بنیادی وجہ اعلیٰ سطحی سیاسی تبادلوں کا تسلسل اور تمام شعبوں میں تجارتی روابط کا پھیلاؤ ہے۔ مستقبل کی جانب دیکھتے ہوئے، دونوں فریقین نے 'ہندوستان-پرتگال تعلقات کے لیے پانچ سالہ جامع روڈ میپ (2032-2027)' کو حتمی شکل دینے کے اپنے مشترکہ عزم پر زور دیا۔ یہ روڈ میپ آنے والی نصف دہائی کے دوران دوطرفہ تعاون کی رہنمائی کے لیے ایک اسٹریٹجک خاکہ (بلیو پرنٹ) کے طور پر کام کرے گا۔

عالمی بحرانوں کے دوران بھارت کی توانائی سفارت کاری نے ایندھن کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنایا: ہردیپ پوری

نئی دہلی۔ 21/ نومبر۔ ایم این این محفوظ ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، کیونکہ وزیر اعظم مودی جی نے اس بات بھر میں ایندھن کی بلاتعطل فراہمی کو برقرار



این۔ پیٹرولیم اور قدرتی گیس کے مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری نے ہفتے کے روز کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت اور بھارت کی توانائی سفارت کاری کی بدولت ملکی صارفین عالمی جغرافیائی سیاسی بحرانوں کے اثرات سے محفوظ رہے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی سپلائی چینز میں رکاوٹوں اور کئی ممالک میں ایندھن کی ہنگامی صورتحال کے باوجود، بھارتی صارفین ان مسائل سے

پوری نے کہا کہ بھارت کی توانائی کی سلامتی نے اس بات کو یقینی بنایا کہ عالمی حالات کی وجہ سے صارفین کے لیے ایندھن کی دستیابی میں کوئی رکاوٹ نہ آئے اور نہ ہی ملک کی ترقی کا سفر رکے۔ پوری نے لکھا، "جب دنیا جغرافیائی سیاسی بحرانوں کی زد میں آئی، عالمی سپلائی چینز متاثر ہوئیں اور کئی ممالک میں ایندھن کی ہنگامی صورتحال پیدا ہوئی، تو بھارت کے توانائی صارفین محفوظ رہے

کو یقینی بنایا کہ یہ بحران بھارتی گھروں اور شاہراہوں تک نہ پہنچے۔ یہ ہمارے متحرک وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کی قیادت میں بھارت کی توانائی سفارت کاری کی کامیابی تھی۔" مرکزی وزیر نے ملک بھر میں پھیلے 92,000 پبلک سکٹر انڈر ٹیکنگ پیٹرولیم ڈیلرز کے نیٹ ورک کی بھی تعریف کی اور کہا کہ انہوں نے عالمی غیر یقینی صورتحال کے دوران ملک

رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ پیٹرولیم ڈیلرز نے قلت اور قطاروں کی افواہوں کے باوجود اپنا کام جاری رکھا؛ ان کا الزام تھا کہ یہ افواہیں ایندھن کی دستیابی کے بارے میں گمراہ کن بیانیہ پھیلانے کے لیے گردش کرائی جا رہی تھیں۔ انہوں نے کہا، "دنیا بھر میں جو کچھ بھی ہو رہا تھا، اس کے باوجود بھارت میں ترقی کا پہیہ کبھی نہیں رکا۔ ملک بھر میں ہمارے 92,000 پیٹرولیم ڈیلرز، جو کہ ایک پرعزم اور غیر متزلزل خاندان کی مانند ہیں، وزیر اعظم مودی جی کے وژن کے ساتھ ڈٹے رہے۔ پوری نے مزید کہا کہ پیٹرولیم ڈیلرز نے افواہوں کا مقابلہ کیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ ملک بھر کے رٹیل آؤٹ لیٹس (پیٹرول پمپس) پر ایندھن دستیاب رہے۔ انہوں نے لکھا، اگرچہ انہیں قلت اور قطاروں کے بارے میں پھیلائی گئی جھوٹی کہانیوں اور افواہوں کا سامنا کرنا پڑا، لیکن توانائی کے ان جانبازوں نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ملک میں ایک بھی رٹیل آؤٹ لیٹ ایندھن سے خالی نہ رہے۔ پیٹرولیم ڈیلرز کو ملک کے توانائی کے سفیر قرار دیتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ شہروں اور قصبوں میں ان کی موجودگی نے عالمی غیر یقینی صورتحال کے دوران عوام کا اعتماد برقرار رکھنے میں مدد کی۔ پوری نے اپنی رہائش گاہ پر پیٹرولیم ڈیلرز کے ساتھ بات چیت کی تفصیلات بھی شیئر کیں، جہاں انہوں نے توانائی کے شعبے سے متعلق اپنے تجربات، خدشات، تجاویز اور خیالات پر تبادلہ خیال کیا۔ ہم نے اپنی رہائش گاہ پر بات چیت کے دوران اپنے تجربات، خدشات، یادیں، خیالات اور تجاویز شیئر کیں۔ میں وقت نکالنے کے لیے ان کا شکر گزار ہوں، اور اس طرح کے مزید انٹرنل فیملی ری یونینز کا منتظر ہوں۔ وزیر نے اپنی پوسٹ میں پیٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت، بھارت پیٹرولیم کارپوریشن لمیٹڈ، انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ اور ہندوستان پیٹرولیم کارپوریشن لمیٹڈ کو بھی ٹیگ کیا۔

پی ٹی آئی کا اپنے کارکنوں کی 'ہراسانی' ختم کرنے کا مطالبہ

اسلام آباد۔ 21/ نومبر۔ ایم این این۔ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے چیئرمین بیرسٹر گوہر علی خان نے جمعہ کے روز انصاف کی فراہمی اور سیاسی کارکنوں کی 'ہراسانی' کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ قومی اسمبلی اور خیبر پختونخوا اسمبلی کے ارکان سمیت تقریباً 29 قانون ساز یا تو گرفتار کر لیے گئے ہیں یا پھر لاپتہ ہیں۔ پشاور پریس کلب میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے گوہر نے کہا کہ ان کی جماعت کسی قسم کی 'رعایت یا خصوصی سلوک' کی طلبگار نہیں، بلکہ صرف انصاف چاہتی ہے۔ پی ٹی آئی چیئرمین نے مزید گرفتاریوں، سیاسی کارکنوں کی 'ہراسانی'، اور لوگوں کے گھروں اور نجی زندگی کے تقدس کی پامالی کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر ملزم کو ضمانت حاصل کرنے کا بنیادی اور آئینی حق حاصل ہے، اور عدالت کی جانب سے ضمانت ملنے کے بعد کسی فرد کو دوبارہ گرفتار کرنا آئین، قانون اور بنیادی حقوق کی 'خلاف ورزی' کے مترادف ہے۔ پی ٹی آئی رہنماؤں تیمور سلیم جھگڑا، عرفان سلیم اور کامران بنگش کی گرفتاریوں کا حوالہ دیتے ہوئے گوہر نے کہا کہ ضمانت ملنے کے باوجود انہیں دیگر قوانین کے تحت دوبارہ گرفتار کرنا غیر قانونی اور قابل مذمت ہے۔ پی ٹی آئی چیئرمین نے چیف جسٹس آف پاکستان اور متعلقہ ہائی کورٹس کے چیف جسٹس صاحبان سے اپیل کی کہ وہ زیر التوا متعلقہ بات کی سماعت کو یقینی بنائیں، جہاں ضروری ہو وہاں حکم امتناعی بنائیں، اور گرفتار افراد کو انصاف فراہم کریں۔ گوہر نے جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن کی سکیورٹی واپس لیے جانے پر بھی تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ ہر سیاسی رہنما کا اپنا ایک کردار ہوتا ہے اور ان کی حفاظت کو یقینی بنانا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ گرفتار رہنماؤں اور ان کے اہل خانہ کے حوالے سے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکام بنگش، سلیم، جھگڑا اور دیگر کے اہل خانہ کو ان کے ٹھکانے اور خیریت سے آگاہ کریں۔ انہوں نے پی ٹی آئی کے بانی عمران خان کو فوری طور پر ضروری ادویات اور طبی سہولیات فراہم کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ آئینی ترامیم سے متعلق ایک سوال کے جواب میں گوہر نے کہا کہ اس معاملے پر بات چیت کرنے کے لیے یہ مناسب وقت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان کے ساتھ ہونے والی ملاقات اور ان کی ہدایات کی روشنی میں، پارٹی اپنے مستقبل کے لائحہ عمل کا فیصلہ کرنے سے قبل، مناسب وقت پر اندرونی طور پر اور اپنی اتحادی جماعتوں کے ساتھ مشاورت کرے گی۔

بلوچستان میں کمسن طالب علم قمبر اور اسکول ایڈمنسٹریٹر طاہر رفیق کی ماورائے عدالت قتل پی ٹی آئی کی مذمت

کوئٹہ۔ 21/ نومبر۔ ایم این این۔ بلوچستان میں کمسن طالب علم قمبر ولد نذیر اور اسکول ایڈمنسٹریٹر طاہر رفیق ولد رفیق کی جبری گمشدگی کے بعد لاشیں ملنے کے واقعات کی شدید مذمت کرتے ہوئے قومی و بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں سے فوری نوٹس لینے اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ پی ٹی آئی کی جانب سے جاری کردہ بیانات کے مطابق، 14 سالہ قمبر ولد نذیر، جو شلع کیچ کے علاقے تمپ کے رہائشی اور طالب علم تھے، 3 ستمبر کو منہ سے تمپ جاتے ہوئے آزیان کے قریب فرنٹیئر کور (ایف سی) کے ہاتھوں جبری لاپتہ کیے گئے۔ دو ماہ سے زائد عرصے تک لاپتہ رہنے کے بعد ان کی لاش کلاہو کے علاقے میں ایک دریا کے قریب پھینکی ہوئی ملی، جبکہ ان کے جسم پر تشدد اور مسخ کیے جانے کے نشانات موجود تھے۔ دوسرے واقعے میں 28 سالہ طاہر رفیق ولد رفیق، جو شاپک، تمپ کے رہائشی اور ایک نجی اسکول میں ایڈمنسٹریٹر کے طور پر کام کرتے تھے، 25 اکتوبر 2026 کو تقریباً دوپہر 12 بج کر 30 منٹ پر سوزک پر سفر کے دوران ڈیتھ اسکواڈز کے ہاتھوں جبری لاپتہ کیے گئے۔ بی وائی سی کے مطابق، صرف 4 گھنٹے بعد سہ پہر 3 بجے ان کی لاش تربت کے علاقے آپسر میں کے مقام پر پھینکی ہوئی ملی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ طاہر رفیق کے قتل کو خودکشی کا رنگ دینے کی کوشش کی گئی اور ان کے ہاتھ میں پستول رکھا گیا؛ تاہم جسم پر تشدد کے واضح نشانات اس دعوے سے متصادم تھے۔ طاہر رفیق ایک غریب خاندان کے واحد کفیل تھے اور نجی اسکول میں ملازمت کر کے اپنے والدین اور خاندان کی معاشی ضروریات پوری کر رہے تھے۔ ان کی موت سے خاندان نہ صرف اپنے جوان بیٹے بلکہ واحد معاشی سہارے سے بھی محروم ہو گیا۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے دونوں واقعات کو بلوچستان میں جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت قتل اور لاشیں پھینکنے کے بڑھتے ہوئے واقعات کا حصہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے واقعات عام بلوچ شہریوں، بالخصوص نوجوانوں اور بچوں کی زندگیوں کو درپیش سنگین خطرات کی عکاسی کرتے ہیں۔ بی وائی سی نے قومی و بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں، اقوام متحدہ اور متعلقہ اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ قمبر اور طاہر رفیق کی جبری گمشدگی اور بلاکتوں کی آزادانہ، شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں، ذمہ داروں کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے اور بلوچستان میں جاری جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت قتل اور نقلی مقابلوں کے واقعات کی روک تھام کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات کیے جائیں۔

بلوچستان میں گولہ باری، ہزاروں خاندان نقل مکانی پر مجبور، شہریوں کے زخمی ہونے کی اطلاعات

مستونگ۔ 21/ نومبر۔ ایم این این۔ بلوچستان کے ضلع مستونگ کی تحصیل کردگاپ کے علاقے گرگینہ اور گل پسند خان میں پاکستانی فورسز کی جانب سے شہری آبادی پر مارٹر گولہ باری اور بمباری کے واقعات کے بعد علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے، جبکہ ہزاروں خاندان اپنے گھر بار چھوڑ کر محفوظ مقامات کی جانب نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ مقامی ذرائع کے مطابق گزشتہ ایک ہفتے سے گرگینہ کے مختلف آبادی والے علاقوں اور رہائشی گھروں پر وقفے وقفے سے گولہ باری کا سلسلہ جاری ہے، جس میں سینہ طور پر شدت آنے کے بعد بڑی تعداد میں شہری علاقہ چھوڑ رہے ہیں۔ اطلاعات ہیں کہ فورسز کی جانب سے مقامی آبادی کو 24 گھنٹوں کے اندر علاقہ خالی کرنے کی ہدایت بھی دی گئی ہے، بصورت دیگر فضائی بمباری کا انتباہ دیا گیا ہے۔ مقامی ذرائع کا دعویٰ ہے کہ مارٹر گولے گرنے سے متعدد گھر اور املاک تباہ ہوئے ہیں، جبکہ شہریوں کے جاں بحق اور زخمی ہونے کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں۔ تاہم ان واقعات میں جانی و مالی نقصانات کی آزاد ذرائع سے تصدیق نہیں ہو سکی۔ دوسری جانب مسلسل گولہ باری کے باعث علاقے کے تمام تعلیمی ادارے بند ہو گئے ہیں۔ اسکولوں میں جاری امتحانات بھی متاثر ہوئے ہیں، جس سے ہزاروں طلبہ و طالبات کا تعلیمی سال خطرے میں پڑنے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ادھر بلوچستان نیشنل پارٹی (بی این پی) نے کردگاپ کے علاقے گل پسند خان میں سکیورٹی فورسز کی جانب سے شہری آبادی پر بمباری کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کارروائی کے نتیجے میں خواتین، بچوں اور دیگر بے گناہ شہریوں کے زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں، جبکہ اسکول کے قریب بمباری سے امتحانات میں شریک طلبہ و طالبات بھی خوف و ہراس کا شکار ہوئے۔ بی این پی کے مرکزی پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ شہری آبادی اور تعلیمی اداروں کے قریب اس نوعیت کی کارروائیاں کسی صورت قابل قبول نہیں۔ پارٹی نے سوال اٹھایا کہ معصوم شہریوں، خواتین اور بچوں کا آخر کیا قصور ہے کہ انہیں بمباری اور خوف و دہشت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ پارٹی نے مطالبہ کیا کہ گل پسند خان میں بمباری کا سلسلہ فوری طور پر بند کیا جائے، واقعے کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کرائی جائیں، ذمہ داروں کا تعین کیا جائے اور شہریوں، بالخصوص خواتین اور بچوں کی جان و مال کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔ دوسری جانب گرگینہ کے مقامی باشندوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر گولہ باری اور مبینہ فوجی کارروائیاں بند نہ کی گئیں تو وہ احتجاجاً ہزاروں کی تعداد میں کوئٹہ۔ تفتان قومی شاہراہ پر دھرنا دینے پر مجبور ہوں گے۔ مقامی ذرائع کے مطابق تحصیل کردگاپ کے علاقے گرگینہ کی آبادی تقریباً پچاس ہزار نفوس پر مشتمل ہے، جہاں جاری کشیدگی اور نقل مکانی کے باعث شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

بنگلہ دیش میں تشدد کے تازہ واقعات

ڈھاکہ۔ 21/ نومبر۔ ایم این این۔ اقتدار سے ہٹائی گئی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی اگلے ماہ متوقع واپسی سے قبل بنگلہ دیش میں تشدد کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ گزشتہ دو دنوں کے دوران ملک کے مختلف حصوں میں کم از کم تین افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے، جبکہ کئی گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق، یہ تشدد بدھ کی شام اور جمعرات کی صبح کے اوقات میں 14 اضلاع میں پھوٹ پڑا۔ بنگلہ دیشی خبر رساں ادارے ڈی ڈبلیو اسٹار کی رپورٹ کے مطابق، گزشتہ دو دنوں میں شرپسندوں نے سیاستدانوں کی رہائش گاہوں، سرکاری و نجی املاک، گرامین بینک (جس کی بنیاد نوبل انعام یافتہ محمد یونس نے رکھی تھی) کی شاخوں اور ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا ہے۔ گرامین بینک نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس ماہ مختلف شہروں میں بینک کی 20 سے زائد شاخوں میں توڑ پھوڑ کی گئی ہے۔ شیخ حسینہ کی متوقع واپسی سے قبل، ان کے حامیوں پر امن و امان کی صورتحال خراب کرنے اور سرکاری و عوامی املاک میں توڑ پھوڑ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ عوامی لیگ کے ارکان جس کی قیادت ماضی میں شیخ حسینہ کرتی تھیں اپنی سابق رہنما کو سنائی گئی عمر قید کی سزا کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق، پولیس کا کہنا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ڈھاکا سے اس جماعت سے وابستہ 124 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

بھارت اور امریکہ کے درمیان بحری تعاون میں وسعت

نئی دہلی۔ 21/ نومبر۔ ایم این این۔ امریکی بحریہ کا سیلائی جہاز یو ایس این ایس ولی شیر 20 نومبر کو چینی کے قریب لارسن ایڈ نوبرو کے کنوئیلی شپ یارڈ میں مرمت کے لیے پہنچا۔ یہ ماسٹر شپ ریپیئر اینڈ مینٹیننس کے تحت ہوا ہے۔ یہ پانچواں موقع ہے جب امریکی بحریہ کا کوئی جہاز اس مرکز میں مرمت کے لیے آیا ہے، جو جہازوں کی مرمت کے شعبے میں بھارت کی بڑھتی ہوئی صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے۔ وزارت خارجہ کی ایک پریس ریلیز کے مطابق، اس جہاز کی آمد بھارت کے جہازوں کی مرمت کے بنیادی ڈھانچے اور تکنیکی صلاحیتوں پر بڑھتے ہوئے اعتماد کی عکاسی کرتی ہے۔ یو ایس این ایس ولی شیر، امریکی بحریہ کی طلری سی لفٹ کمانڈ کا حصہ ہے، جو دنیا بھر میں امریکی فوج اور سرکاری اداروں کو سمندری نقل و حمل، لاجسٹکس اور خصوصی بحری معاونت فراہم کرتی ہے۔ بھارت اور امریکہ کے درمیان جہازوں کی مرمت کے شعبے میں تعاون کا آغاز اگست 2022 میں ہوا، جب یو ایس این ایس چارلس ڈریو کسی بھارتی شپ یارڈ میں مرمت کروانے والا امریکی بحریہ کا پہلا جہاز بنا۔ اس کے بعد مارچ 2023 میں یو ایس این ایس سیکیمچ ہی اور جولائی 2023 میں یو ایس این ایس سالور بھی مرمت کے لیے یہاں آئے۔ ان ابتدائی اقدامات کے بعد، اپریل 2023 میں ایل اینڈ ٹی کے تمپلی شپ یارڈ نے امریکی بحریہ کے ساتھ ماسٹر شپ ریپیئر اینڈ مینٹیننس پر دستخط کیے، جس سے اس تعاون کو ایک باضابطہ شکل ملی اور یہ مرکز امریکی بحریہ کے جہازوں کی سفر کے دوران درکار مرمت کرنے کے قابل ہو گیا۔

بھارت اور اٹلی کے درمیان دوطرفہ تجارت 2035 تک 50 ارب یورو سے تجاوز کر جانے کا امکان ایسوچیم

نئی دہلی۔ 21/ نومبر۔ ایم این این۔ بھارت کی تجارتی تنظیم ایسوچیم کے مطابق، بھارت اور اٹلی کے درمیان دوطرفہ تجارت 2035 تک 50 ارب یورو تک پہنچ سکتی ہے اور ممکنہ طور پر اس سے بھی تجاوز کر سکتی ہے۔ یہ متوقع توسیع بھارت-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے، مارکیٹ تک وسیع رسائی، صحتی روابط اور کاروباری شراکت داریوں پر مبنی ہے۔ یہ نتائج ایسوچیم کے مطابق، ریسرچ اینڈ اسٹریٹجی سینٹر کی جانب سے تیار کردہ ایک معلوماتی رپورٹ سے سامنے آئے ہیں، جس کا عنوان ہے: بھارت-اٹلی: ایک لازوال رشتہ، ایک تبدیلی لانے والی شراکت داری"۔ یہ رپورٹ 18 نومبر 2026 کو انڈیا-اٹلی بزنس فورم کے دوران ایسوچیم کے سیکرٹری جنرل سوربھ سانیال اور چیف اکانومسٹ ایس پی شرما نے اٹلی کے نائب وزیر اعظم اور وزیر برائے امور خارجہ و بین الاقوامی تعاون، انتونیو تاجانی کو پیش کی۔ دونوں ممالک پہلے ہی 2029 تک 20 ارب یورو کی دوطرفہ تجارت کا ہدف مقرر کر چکے ہیں، جس کی توثیق مئی 2026 میں وزیر اعظم نریندر مودی کے دورہ اٹلی کے دوران بھی کی گئی تھی۔ اسی مہینے میں دونوں ممالک کے تعلقات کو خصوصی اسٹریٹجک شراکت داری کے درجے تک بڑھایا گیا، جو میوٹیفیکچرنگ، ٹیکنالوجی، صاف توانائی، دفاع اور جدت طرازی کے شعبوں میں تعاون کو مسلسل فروغ دے رہا ہے۔

سوربھ سانیال نے کہا کہ بھارتی برآمد کنندگان کے لیے اپنی مارکیٹ میں حصہ بڑھانے کے نمایاں مواقع موجود ہیں، خاص طور پر آٹوموبائل اور اس کے پرزہ جات، دواسازی، الیکٹرانکس کا سامان، برقی مشینری، کیمیکلز، ٹیکسٹائل اور درست آلات کے شعبوں میں۔ دونوں معیشتوں کے درمیان تجارتی تعلقات میں مسلسل بہتری دیکھی جا رہی ہے۔ اشیاء کی دوطرفہ تجارت مالی سال 17-2016 میں 8.8 ارب امریکی ڈالر سے بڑھ کر مالی سال 26-2025 میں 14.4 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئی۔ اس عرصے کے دوران، اٹلی کو بھارت کی برآمدات 8.7 ارب امریکی ڈالر رہیں، جبکہ درآمدات تقریباً 6.6 ارب امریکی ڈالر رہیں؛ اس طرح بھارت کو تقریباً 2.1 ارب امریکی ڈالر کا مثبت تجارتی توازن حاصل ہوا۔ مزید برآں، جہاں 2025 میں اٹلی کی عالمی درآمدات 669 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں، وہیں بھارت سے اس کی درآمدات 7.9 ارب امریکی ڈالر رہیں؛ اس طرح اٹلی کی کل درآمدات میں بھارت کا حصہ 2019 کے تقریباً 2.1 فیصد سے بڑھ کر 2025 میں 5.1 فیصد ہو گیا۔

چین کے مصنوعی ذہانت کے عالمی عزائم کو مالی مشکلات کا سامنا

بیجنگ۔ 21/ نومبر۔ ایم این این۔ مصنوعی ذہانت (AI) کی عالمی دوڑ میں امریکہ کو پیچھے چھوڑنے کے چینی عزائم کو بڑھتی ہوئی مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ چین کی بڑی ٹیکنالوجی کمپنیاں جدید AI نظام تیار کرنے کے لیے درکار بھاری سرمایہ کاری کا انتظام کرنے میں مشکلات محسوس کر رہی ہیں۔ امریکی کمپنیاں مصنوعی ذہانت کے منصوبوں کے لیے اربوں ڈالر جمع کر رہی ہیں، جبکہ چین کی حریف کمپنیوں کو سرمایہ حاصل کرنے میں شدید دشواری پیش آ رہی ہے۔ چین کی تین بڑی ٹیکنالوجی کمپنیاں علی بابا، بائیڈو اور ٹینسینٹ بڑھتے ہوئے AI اخراجات کے باعث منفی کیش فلو کے رجحان کا سامنا کر رہی ہیں۔ دوسری جانب چین میں وینچر کیپٹل سرمایہ کاری امریکی سطح سے نمایاں طور پر کم ہے۔ امریکہ کی جانب سے جدید چپ کی کنٹرول پالیسی کی برآمد پر پابندیوں نے چینی کمپنیوں کی مشکلات مزید بڑھا دی ہیں۔ ان پابندیوں سے بچنے کے لیے بعض چینی ادارے جنوب مشرقی ایشیا میں سنگاپور کی خدمات حاصل کر رہے ہیں۔ چین کی سست معاشی ترقی، بڑھتے اخراجات اور محدود سرمایہ کاری اس کی مصنوعی ذہانت کی صنعت کے لیے بڑے چیلنج بن چکے ہیں۔

دہلی میں انسدادِ دہشت گردی اجلاس

بھارت اور فرانس نے پہلگام اور لال قلعہ میں ہونے والے دہشت گردانہ حملوں کی مذمت

نئی دہلی۔ 21/ نومبر۔ ایم این این۔ نئی دہلی میں منعقدہ انسداد دہشت گردی پر بھارت-فرانس مشترکہ ورکنگ گروپ کے 18 ویں اجلاس کے دوران، بھارت اور فرانس نے دہشت گردی کی تمام اقسام اور صورتوں بشمول سرحد پار دہشت گردی اور پرتشدد انتہا پسندی پر بھی شدید مذمت کی۔ دونوں ممالک نے دہشت گردوں کی مالی معاونت، آن لائن بنیاد پر بھرتی اور ابھرتے ہوئے تکنیکی خطرات کے خلاف تعاون کو مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ وزارت خارجہ کے ایک پریس ریلیز کے مطابق، دونوں فریقین نے 22 اپریل 2025 کو جموں و کشمیر کے علاقے پہلگام میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے اور نومبر 2025 میں نئی دہلی کے لال قلعہ کے قریب پیش آنے والے دہشت گردی کے واقعے کی سخت مذمت کی۔ انسداد دہشت گردی پر مشترکہ ورکنگ گروپ کا یہ 18 واں اجلاس 20 نومبر کو منعقد ہوا، جس کی مشترکہ صدارت وزارت خارجہ میں ایڈیشنل سیکرٹری (انسداد دہشت گردی) ڈاکٹر سیبل اعجاز خان اور فرانس کے ڈپٹی ایڈوائزر ٹو دی پریسیڈنٹ لارج 'برائے انسداد دہشت گردی و منظم جرائم، اولیویئر کیرون نے کی۔ اجلاس کے دوران، دونوں فریقین نے اپنے اپنے خطوں اور عالمی سطح پر درپیش خطرات کا جائزہ لیا، جس میں ریاستی سرپرستی میں ہونے والی دہشت گردی اور سرحد پار دہشت گردی سے پیدا ہونے والے چیلنجز بھی شامل تھے۔ انہوں نے انسداد دہشت گردی سے متعلق روایتی اور ابھرتے ہوئے چیلنجوں سے نمٹنے کے طریقوں پر بھی تبادلہ خیال کیا؛ ان چیلنجوں میں دہشت گردوں اور دہشت گرد گروہوں کی جانب سے نئی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز (بشمول مالیاتی ٹیکنالوجیز) کا غلط استعمال شامل ہے۔ بھارتی وفد نے فرانسیسی وفد کو اپنی جامع 'قومی انسداد دہشت گردی پالیسی اور حکمتِ عملی، جس کا نام 'پراہار' ہے، کے بارے میں بھی بریفنگ دی۔ دونوں فریقین نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دوطرفہ تعاون کو مزید مستحکم کرنے کے طریقوں پر بات چیت کی، جس میں دہشت گردوں کی مالی معاونت اور آن لائن بنیاد پر بھرتی کی روک تھام، معلومات کا تبادلہ، صلاحیت سازی اور تربیت، نیز تجربات اور بہترین طریقوں کا تبادلہ شامل ہے۔

بھارت کی بندرگاہوں پر کارگو کی نقل و حمل میں نمایاں اضافہ

نئی دہلی۔ 21/ نومبر۔ ایم این این۔ بے ایم خانفل کی ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق، بھارت کی بندرگاہوں پر کارگو کی سرگرمیاں بیرونی تجارت کی مضبوطی اور سرمایہ کاری کے سامان کی بڑھتی ہوئی نقل و حمل کی بدولت مستحکم رہ سکتی ہیں۔ تاہم، کنٹینرائزیشن (تعداد) اور کارگو کے وزن (ٹنیج) کے درمیان واضح فرق، فرانس شپمنٹ کی سرگرمیوں میں اضافے اور افراط زر کے دباؤ کی نشاندہی کرتا ہے۔ بروکریج فرم کے مطابق، اکتوبر میں بڑی اور چھوٹی بندرگاہوں پر مجموعی کارگو والیوم میں گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 7.18 فیصد اضافہ ہوا، جو تیز رفتار ریکارڈ کی گئی۔ 3.6 فیصد تھوڑے سے کہیں زیادہ ہے۔ اس اضافے کی بڑی وجہ ساحلی کارگو اور بیرون ملک بھیجے جانے والے سامان (اوورسیز شپمنٹس) میں تیزی ہے۔ بروکریج فرم نے اپنی سیکٹر اپ ڈیٹ میں کہا کہ "اکتوبر میں بنیادی درآمدی و برآمدی (EXIM) تجارت میں 7.32 فیصد کی غیر معمولی نمو دیکھی گئی، جس کی اہم وجہ الیکٹرانک اور الیکٹرانک مصنوعات کی درآمدات اور برآمدات میں نمایاں اضافہ تھا۔" پیٹرولیم مصنوعات، سونا، چاندی اور قیمتی دھاتوں کو نکال کر، بنیادی برآمدات میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 5.33 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ اسی عرصے کے دوران بنیادی درآمدات میں 1.32 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ اس میں کیتھوڈ کنڈز کی تجارت کا بڑا حصہ رہا، جس میں درآمدات 36 فیصد اور برآمدات 44 فیصد بڑھیں۔ بروکریج فرم نے نشاندہی کی کہ بنیادی درآمدی و برآمدی تجارت میں یہ نمو، کنٹینرائزیشن والیوم (وزن کے لحاظ سے) میں ہونے والے 10 فیصد اضافے اور بڑی بندرگاہوں پر کارگو والیوم میں 5.22 فیصد اضافے کے مقابلے میں نمایاں طور پر الیکٹرانک اور الیکٹریکل مصنوعات کی قیمتوں میں شدید اضافے (افراط زر) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اکتوبر میں بڑی بندرگاہوں پر 6.93 ملین میٹرک ٹن کارگو کی ہینڈلنگ کی گئی، جو کہ 5.22 فیصد نمو کو ظاہر کرتی ہے۔ ساحلی کارگو کی مقدار ریکارڈ 6.31 ملین میٹرک ٹن تک پہنچ گئی، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 8.80 فیصد زیادہ ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "بندرگاہوں پر مجموعی کارگو والیوم (چھوٹی اور بڑی بندرگاہوں کو ملا کر) میں 7.18 فیصد اضافہ ہوا؛ جس میں ساحلی کارگو میں 9.50 فیصد اور بیرون ملک بھیجے جانے والے کارگو میں 1.10 فیصد کی مضبوط نمو شامل ہے۔" چھوٹی بندرگاہوں نے 4.68 ایم ایم ٹن کارگو ہینڈل کیا، جو کہ 8.13 فیصد زیادہ ہے، جس کو پیٹرولیم، تیل اور چکنا کرنے والے مادوں اور کوئلے کی ترسیل کی مدد حاصل ہے۔ کنٹینر کی سرگرمیوں میں بھی زبردست نمو ریکارڈ کی گئی، اکتوبر میں کنٹینر کی مجموعی مقدار میں سال بہ سال 8.26 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم، کنٹینر ٹنج میں نسبتاً کم 8.11 فیصد اضافہ ہوا۔ بروکریج نے انحراف کی وجہ ترسیل کے زیادہ حجم کو قرار دیا۔ بڑی اور چھوٹی بندرگاہوں پر کوئلے کا حجم 2.15 فیصد بڑھ کر 5.37 ایم ایم ٹی ہو گیا، جبکہ لوہے کی مجموعی مقدار 8.7 فیصد بڑھ کر 4.9 ایم ایم ٹی ہو گئی، جو کارگو کی نقل و حرکت میں وسیع البنیاد بہتری کی نشاندہی کرتی ہے۔

چین سے منسلک ہزاروں اکاؤنٹس انتخابات پر اثر انداز ہونے کیلئے کوشاں تائیوان نے میٹا کو مطلع کیا

تائی پے۔ 21/ نومبر۔ ایم این این۔ تائیوان نے میٹا کو تقریباً 2,700 سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر گہری تشویش ظاہر کیے، جو کہ بظاہر چینی اثر انداز مشن وار فیئر مہم کا حصہ ہیں جو اگلے ہفتے کو ہونے والے انتخابات پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالیہ ہفتوں میں، تائیوان کے حکام نے تھریڈز پر اکاؤنٹس کی نشاندہی کی، جو تائیوان میں مشہور ٹیکسٹ پر مبنی میٹا پلیٹ فارم ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق، اکاؤنٹس، جن میں سے تقریباً آدھی پچھلے چار مہینوں میں کھولے گئے تھے، بظاہر بیجنگ میں بنائے گئے تھے اور زیادہ تر کی شناخت چینی کے طور پر کی گئی تھی۔ میئرز اور کاؤنٹی چیفس کے لیے 28 نومبر کو ہونے والے انتخابات صدر لائی چنگ تے کی ڈیموکریٹک پروگریسو پارٹی کے لیے حمایت کا ایک اہم ٹیسٹ ہیں۔ چین ایک طویل عرصے سے تائیوان کو اپنا علاقہ قرار دینے کا دعویٰ کرتا ہے، جو تائیوان کی آزاد حکومت کے جھنڈے والے اکاؤنٹس کو بند کر دیا ہے، جن میں سے بہت سے اس کے سسٹمز پہلے ہی غیر فعال کر چکے ہیں۔

Published by Mir Amjad Ali Khan. 16 9 407 A, Old Malakpet Hyderabad- 36. Contact +919885106759. R.N.I. 62210/1995,
Email: Editorial@hindustandailynewspaper.com www.hindustandailynewspaper.com Hindustan Daily Newspaper Urdu